REGD No P.67

رجسٹرڈ نمبر ڈی ۶۷

۲۸ ر تبوک ۱۳۴۶ ہش	۲۱ ر جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ	۲۸ ر ستمبر ۱۹۶۷ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۷ ر ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اخبار الفضل ۹/۲۲ ء ۶۷ میں شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ مری میں قیام پذیر ہیں۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مع بیگم صاحبہ کلکتہ میں قیام فرمایا ہے آپ کی دونوں بڑی صاحبزادیاں قادیان میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور سب کو مع الخیر دارالامان واپس لائے۔ آمین۔

الٰہی نوشتوں میں دنیا کے لئے ایک خوفناک تباہی کی خبر اور بڑی چیتاونی

بالآخر حقیقی مذہب اسلام کے روحانی غلبہ کی عظیم الشان پیشگوئی

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نائب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

قرآن کریم میں انذار

بائیبل کے بعد قرآن کریم نے بھی بار بار اور بکثرت ان آخری ایام اور عذابوں اور قیامتوں اور خاتمہ کی خبر دے رکھی ہے۔

(۱) اس نے ایک خطرناک بھونچال کا ذکر زلزلۃ الساعۃ کے الفاظ میں کرتے ہوئے فرمایا ہے

یاایھا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم یوم ترونھا تذھل کل مرضعۃ عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملھا وتری الناس سکاریٰ وما ھم بسکاریٰ ولکن عذاب اللہ شدید (حج ۱ تا ۳)

اے لوگو تم اپنے رب سے ڈر جاؤ کیونکہ فیصلہ کرنے والا زلزلہ بہت ہی بڑی چیز ہے یہ آخری مصیبت ہوگی جو دنیا کے تمام جھگڑوں کا خاتمہ کر دیگی جس وقت تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی عورت جس کو دودھ پلا رہی ہوگی اسے بھول جائے گی اسی طرح ہر حاملہ عورت اپنا حمل گرا دے گی۔ اور تو لوگوں کو دیکھے گا کہ وہ بدمستوں کی مانند ہوں گے حالانکہ وہ بدمست نہ ہوں گے بلکہ دیوانے بن جائیں گے اور پاگلوں کی طرح ہوں گے کیونکہ اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہوگا۔

(۲) اب دنیا میں قرآنی پیشگوئی کے مطابق نمایاں طور پر دو دھڑے بن چکے ہیں۔ ایک دھڑا انگریزوں و امریکنوں کا ہے اور دوسرا روس کا ہے قرآن کریم نے ان دونوں دھڑوں کے متعلق وارننگ دی ہے کہ سنفرغ لکم ایھا الثقلان کہ اے دونوں زبردست طاقتور دھڑو! ہم تم دونوں کے لئے جلد فارغ ہو رہے ہیں یامعشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السمٰوٰت والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان۔

اے جن و انس کے دونوں گروہ اگر تمہیں اس امر کی طاقت حاصل ہے کہ تم ہمارے عذاب شدید سے آسمان و زمین کے کناروں سے نکل بھاگو تو ذرا نکل کر دکھاؤ اور ہمارے عذاب سے بچ سکتے ہو تو بچ کر نکل جاؤ لیکن یاد رکھو کہ تم ہرگز ہمارے تسلط سے باہر نہ نکل سکو گے جدھر بھی جاؤ گے ادھر ہی اپنے اوپر ہمارا تسلط پاؤ گے اور عذاب شدید کے اندر بھرتہ ہو کر راکھ ہو جاؤ گے۔

یرسل علیکما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران تم پر آگ کے خطرناک شعلے گرائے جائیں گے اور تانبہ بھی گرایا جائے گا پھر تم کس طرح ہم پر غالب آسکتے ہو۔ اور ہماری دسترس سے بچ کر نکل سکتے ہو۔
(سورۃ رحمان)

(۳) پھر فرمایا
یوم ترجف الارض والجبال وکانت الجبال کثیبا مھیلا۔
(مزمل)

اس وقت کو یاد رکھو جس وقت زمین اور پہاڑوں پر لرزہ طاری ہوگا اور پہاڑ بھر بھرے ٹیلوں کی طرح ہو جائیں گے یوم یجعل الولدان شیبا السماء منفطر بہ۔

وہ وقت ایسا خطرناک ہوگا کہ بچوں اور جوانوں کو بڈھا کر دے گا تم اس عذاب شدید سے کس طرح بچ سکو گے آسمان اس عذاب سے پھٹ جانے والا ہے یہ خدا کا وعدہ ہے جو نہ ٹلے گا ضرور پورا ہو کر رہے گا۔

(۴) پھر فرمایا
اذا وقعت الواقعۃ لیس لوقعتھا کاذبۃ خافضۃ رافعۃ اذا

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

قادیان میں

جماعت احمدیہ کا ۷۶ واں جلسہ سالانہ

بتاریخ ۲۴، ۲۵، ۲۶ ر نومبر ۱۹۶۷ء منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۷۶ واں جلسہ سالانہ بتاریخ ۲۴ ر ۲۵ ر ۲۶ ر نومبر ۱۹۶۷ء کو منعقد ہوگا اس مبارک اور مقدس جلسہ میں شمولیت کیلئے احباب ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور خود بھی تشریف لائیں اور دیگر احباب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہوں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راناآرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۶۷ء

اِنسان کیلئے مذہب کا ضابطہ

مشرق میں مذہب کا تصور کوئی اجنبی نہیں۔ اور بھارت میں تو شاید ہی کوئی شخص ایسا ہو جو مذہب سے ناواقف یا بے خبر ہو۔ لیکن موجودہ زمانہ میں مغرب نے اپنے اقتدار اور سیاسی تفوق کے نتیجہ میں جو گہرے اثرات مشرق پر ڈالے ہیں ان میں مذہب سے بغاوت اور اس کی ضرورت واہمیت سے انکار کا بڑھتا ہوا رجحان بھی ہے۔ اس کی ابتداء پہلے مغربی ممالک میں ہوئی۔ اور اب اس کا تند سیلاب مشرق کی طرف بھی بڑھ رہا ہے۔ مشرق میں بسنے والے راسخ العقیدہ معمر باشندوں سے زیادہ نوجوان طبقہ ان جدید خیالات سے زیادہ متاثر ہو رہا ہے۔ لیکن اگر ان کے سامنے معقول طور پر مذہب کی ضرورت واہمیت پیش کی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ طبقہ بھی مذہب سے بیگانہ رہے اور اس کی افادی پوزیشن سے انکار کرتا جائے۔

بات بالکل سیدھی سی ہے کہ انسان جب اس دنیا میں آیا تو وہ اکیلا نہیں بلکہ سوسائٹی کے ایک ممبر کے طور پر پیدا کیا گیا ہے۔ اور مختلف قسم کے تعلقات رکھتا ہے مثلاً اگر کسی کا وہ بیٹا ہے تو کسی کا باپ بھی ہے۔ کسی کا بھائی ہے۔ کوئی ایسا بھی ہے جس سے اس کا کوئی رشتہ نہیں پھر بھی کسی کا دوست ہے کسی کا دشمن ہے کسی کے ماتحت ہے کسی کا افسر ہے کبھی مجرد ہے کبھی شادی شدہ۔ غرض انسان کے چاروں طرف اس کے تعلقات ہی تعلقات ہیں اور ان مختلف قسم کے تعلقداروں کے ساتھ اسے معاملہ کرنا ہے۔ جب تک وہ اس دنیا میں موجود ہے ناممکن ہے کہ ان سب سے لاتعلق رہے۔

اسی طرح ایک اور پہلو سے دیکھئے انسان کبھی امیر ہے کبھی غریب۔ کبھی طاقتور ہے تو کبھی کمزور۔ کبھی فاتح ہے تو کبھی شکست خوردہ۔ کبھی تندرست تو کبھی بیمار وغیرہ وغیرہ ان مختلف حالات میں سے اُسے گزرنا ہے۔ اور اپنا کوئی رویہ اختیار کرنا ہے جس کے بغیر چارہ نہیں۔

جب صورت یہ ہے کہ ہر انسان زندگی کے مختلف قسم کے تعلقات رکھتا ہے۔ ان سب تعلقات سے بحسن وخوبی عہدہ برآ ہونے کے لئے اُسے کسی ضابطۂ حیات کی ضرورت ہے تا انسانی قدریں اجاگر ہوں اور انسانیت کے جوہر کھلیں اور اس کا اشرف المخلوقات ہونا ثابت ہو۔ اسی ضابطہ حیات کو دوسرے لفظوں میں مذہب کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

یاد رہے مذہب کسی فلسفہ کا نام نہیں (جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں) چند ایسے فلسفیانہ مسائل جن کو ہماری زندگی سے کوئی تعلق نہیں اُن کو مذہب نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ فلسفہ اُن مسائل کا نام ہوتا ہے جن پر انسان اپنے خالق کی ہستی یا اپنی ہستی یا دوسری مخلوقات کی ہستی کے متعلق محض عقلی طور پر نظر ڈالتا ہے۔ اور ان کے متعلق کوئی تھیوری یا رائے قائم کرتا ہے جس کا انسان کی عملی زندگی سے تعلق نہیں ہوتا۔

اس کے برعکس مذہب اُس عملی طرز اور طریق کا نام ہے جو انسان اپنی روز مرہ کی زندگی کے تمام حرکات کو چلاتا ہے۔

رہا یہ سوال کہ انسان کے لئے یہ ضابطۂ حیات کون وضع کرے۔ ظاہر ہے کہ انسان بذاتِ خود تو اس کو وضع نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ وہ اپنے نفس کا آپ خالق نہیں۔ اپنے قصورِ علم کے سبب انسانیت کے جمیع تقاضوں پر اس کی نظر محیط نہیں ہو سکتی۔ اس کی نگاہ محدود ہونے کے سبب جب بھی کوئی ایسا ضابطہ بنایا جائے گا۔ لازماً خصوصی مزاج اور طبقہ کے حالات کا لحاظ کرے گا۔ اور دوسرے قطعی طور پر نظر انداز ہو جائیں گے۔ اس طرح قدم قدم پر اس سے غلطی کا امکان ہے۔ قطع نظر ضابطہ کی جامعیت کے اُسے افراط وتفریط سے بچ کر اعتدال پر قائم ہو جانا بھی ممکن نہیں۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے دو شخصوں کی حالت پر غور کریں۔

ایک شخص ہے جس نے کسی مشین کو صرف اوپر سے ہی دیکھا ہے۔ یہ شخص اس آدمی کی طرح نہیں ہو سکتا جس کو اس مشین کے اندرونی اور بیرونی پرزوں کی ساخت اور طریق استعمال ذرائع حفاظت واصلاح سے پوری واقفیت حاصل ہوتی ہے۔

یہی حال انسان کا ہے۔ انسانی طاقتوں کی باریکیوں کا علم انسان کو نہیں اُن کے متعلق تو انسان کا پیدا کرنے والا ہی بہتر جانتا ہے۔ اس لئے مذہب کو انسان از خود تجویز نہیں کر سکتا بلکہ خدا تعالیٰ جو انسان کا خالق و مالک ہے وہی اسے نازل کرتا ہے

اس بات کی مزید وضاحت کے لئے ہمیں خود انسان کی اپنی خلقت پر غور کر لینا چاہیئے:۔

انسان کچھ ظاہری حواس اور قوتیں رکھتا ہے اور کچھ باطنی قویٰ۔ انسان کے ظاہری حواس میں آنکھ دیکھنے کا۔ کان سننے کا۔ ناک سونگھنے کا اور پاؤں چلنے کا کام دیتے ہیں۔ لیکن کوئی آنکھ اس وقت تک نہیں دیکھ سکتی جب تک خارجی روشنی نہ ہو۔ اور کوئی کان اُس وقت تک نہیں سن سکتا جب تک انسان کے منہ کی ہوا (آواز) کرۂ ارض کی ہوا میں تموج پیدا نہ کرے۔ کوئی ناک نہیں سونگھ سکتی جب تک ہوا کسی خوشبو کے ذرات خود جذب کر کے ناک کے آلات تک نہ پہنچائے ۔۔ اور کوئی پاؤں اس وقت تک مسافت طے نہیں کر سکتا جب تک زمین کی کشش انسان کے پورے جسم کے بوجھ کو ایک مرکز ثقل پر نہ قائم کر دے ۔۔ یہی انتظام انسان کے اندرونی قویٰ کی پرورش واستعمال کے لئے ہے۔ پس جس ہستی نے انسانی آنکھ کے دیکھنے کے لئے سورج چاند تارے بجلی اور روشنی پیدا کر دی۔ جس نے ناک کے سونگھنے اور کان کے سننے کے لئے ہوا سے کام لے لیا اور انسان کے زمین پر چلنے کے لئے خود زمین میں قوت کشش پیدا کر دی وہ ہستی انسان کے اندرونی وباطنی قویٰ کی تربیت وپرورش۔ استحکام وترقی کے ذرائع مہیا کرتی ہے۔ اور انہیں ذرائع واسباب کا نام بحیثیت مجموعی مذہب ہے۔ جو انسان کے ظاہری و باطنی قویٰ وضمیر کی تربیت وتکمیل کا ضامن ہے۔ اسی ضابطہ کے تحت زندگی گزار کر انسان اپنے مقصد حیات کو پا سکتا ہے۔ اس کے بغیر نہیں۔

قادیان کے جلسہ سالانہ میں حاضری

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

فرمایا:۔

"قرینِ مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جن میں تمام مخلصین اگر خدا چاہے بشرطِ صحت وفرصت وعدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں ۔۔۔ حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آ جانا چاہیئے۔"

مدینۃ المسیح قادیان کی خبریں

قادیان ۲۷ ستمبر۔ محترم مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ مورخہ ۱۵ اور ۲۲ ستمبر کو نماز جمعہ آپ نے پڑھائی۔ مورخہ ۱۵ ستمبر کو جمعہ میں آپ نے شیخ حسن صاحب کے خاندان میں ہونے والی شادیوں کے بابرکت ہونے کی دعا کی تحریک کی اور اجتماعی دعا بھی کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب رشتوں کو ہر طرح سے بابرکت کرے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع بیگم صاحبہ بھی ان شادیوں میں شرکت کے لئے یادگیر تشریف لے گئے ہیں۔

مکرم مولوی [illegible] اللہ خان صاحب ٹیوٹر بورڈنگ مدرسہ احمدیہ ہرنیا کی تکلیف کے باعث ڈی سی ہسپتال امرتسر میں داخل رہے۔ وہاں موصوف کا ہرنیا کا اپریشن ہوا جو کامیاب رہا البتہ اس کے ساتھ کسی قدر بخار ہونے لگا جس کی وجہ سے چند روز انہیں مزید ٹھہرایا گیا۔ آپ آج ۲۱ ستمبر کو واپس قادیان آ گئے۔ ان کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ البتہ نقاہت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے وہ بھی جلد دور فرمائے۔ اور کامل صحت بخشے۔ آمین

۳۔ مورخہ ۲۲ ستمبر بروز جمعہ بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں ہفتہ دار تعلیمی جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم سید جعفر حسن صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ نے صدارت کی۔ اور مکرم ماسٹر عبد الحق صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف اور مکرم مولوی عمر علی صاحب فاضل بنگالی مدرس مدرسہ احمدیہ نے تقاریر کیں۔ احباب نے دلچسپی سے جلسہ کے سارے پروگرام کو سنا۔

سفرِ یورپ کے عظیم القدر فوائد و برکات اور عنایاتِ الٰہیہ کا تذکرہ

دورانِ سفر کروڑوں افراد کو اسلام کی مؤثر تبلیغ

مسجد نصرت جہاں کی غیر معمولی مقبولیت اور افضالِ الٰہی کی بارش

ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے رُوح پرور خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تاریخی سفر یورپ سے کامیاب مراجعت فرما ہوئے تو اہلِ ربوہ نے ایک خاص تقریب میں مورخہ ۵ ستمبر کو حضور کی خدمت اقدس میں سپاسنامہ پیش کیا۔ اسی طرح ۸ ستمبر کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ایسی ہی تقریب کا اہتمام کیا۔ ہر دو تقریبات میں حضور انور نے ازراہ کرم حاضرین و حاضرات کو خطاب سے نوازا۔ احباب جماعت کے روحانی استفادہ کے لئے حضور کے ان دونوں خطاب کا خلاصہ الفضل سے یہاں نقل کیا جاتا ہے (ایڈیٹر)

اہلِ ربوہ کی طرف سے پیش کردہ سپاسنامہ کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خطاب

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ اس وقت جو ایڈریس پڑھا گیا ہے اس میں ایک تو اس تعلق کا اظہار ہوتا ہے جو الٰہی جماعتوں کو اپنے امام سے ہوتا ہے۔ دوسرے اس خواہش کا اظہار کیا گیا ہے کہ اسلام جلد دنیا میں غالب آ جائے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو امام مقرر کیا جاتا ہے اس کے دل میں جماعت کی محبت ایسے رنگ میں پیدا کی جاتی ہے کہ دنیا کو اس کے لئے سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے اور جماعت کے دل میں بھی امام کے لئے والہانہ محبت ہوتی ہے کہ جیسے سمجھنے سے دنیا قاصر ہوتی ہے۔ اس محبت کا نظارہ میں نے ربوہ سے لندن تک اپنے سفر یورپ کے دوران دیکھا۔

محبت کے چھلکتے ہوئے دریا اس کے بعد حضور نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ کس طرح ربوہ سے کراچی تک کے ریلوے سٹیشنوں پر پھر آگے رستہ میں تہران کے ہوائی اڈہ پر نیز فرینکفورٹ، زیورک، ہیگ، ہیمبرگ، کوپن ہیگن، لندن، گلاسگو، بریڈ فورڈ، ہڈرز فیلڈ وغیرہ مقامات میں جہاں جہاں بھی حضور تشریف لے گئے وہاں کی مقامی جماعتوں کے احباب نے محبت و عقیدت کے جذبات سے سرشار ہو کر حضور کا والہانہ استقبال کیا۔ حضور نے فرمایا۔ میں جہاں بھی گیا یا جن شہروں میں سے بھی گذرا مجھے کیا پاکستان کے احباب اور کیا یورپ کے نومسلم احمدی احباب سب کی ہی آنکھوں میں محبت کے دریا چھلکتے نظر آئے۔ یہی منظر ہر جگہ واپسی کے سفر میں بھی دیکھنے میں آیا۔ الوداع کے دن جو نظارہ لندن میں دیکھا اسے میں فراموش نہیں کر سکتا۔ اور اس وقت میرے دل کی جو کیفیت ہوئی وہ میرے لئے ناقابلِ بیان اور ناقابلِ فراموش ہے۔ لندن میں میرے قیام کے دوران ایک گیارہ سال کا بچہ مسجد میں کام کرتا تھا وہ میرے پاس دوستوں کے پیغام لے کر آتا تھا جس دن میں وہاں سے رخصت ہونے لگا تو سب دوست مجھے رخصت کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ اجتماعی دعا سے فارغ ہونے کے بعد جب میں احباب سے مل رہا تھا تو اچانک میری نظر اس بچہ پر پڑی۔ اس پیارے بچے کی آنکھوں سے آنسو کا دریا بہہ رہا تھا۔ محبت کا یہ جذبہ اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا جب تک خدا تعالیٰ پیدا نہ کرے۔

یورپ کے فدائی احمدی اس تعلق میں حضور نے یورپ کے نومسلم احمدی احباب کا خاص طور پر ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ یورپ کی جماعتیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لگائے ہوئے پودوں کے شیریں پھل ہیں۔ نومسلم ہونے کے باوجود ان کے دل اللہ تعالیٰ کی محبت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت اور آپ کے خلفاء کی محبت سے سرشار ہیں وہ جنونی احمدی ہیں جو اپنا مال اپنا وقت اور اپنی جان اسلام کی خاطر ہر وقت قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی معجز نمائی بعدہ حضور نے اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ یورپ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کا پیغام نہایت وسیع پیمانہ پر پہنچانا کیونکر ممکن ہوا۔ بتایا کہ یورپ کے کروڑوں انسانوں تک اسلام کا پیغام پہنچانا اور ان پر یہ واضح کرنا کہ اگر وہ اسلام قبول کر کے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ٹھنڈے سایہ میں پناہ نہیں لیں گے تو آسمانی پیشگوئیوں کے بموجب ایک ہولناک عالمگیر تباہی کی نذر ہوئے بغیر نہیں رہیں گے بظاہر ناممکن نظر آتا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ ایسا کرنے کی نہ مجھ میں طاقت تھی نہ وہاں کی جماعتوں میں اور نہ آپ لوگوں میں لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی معجز نمائی سے یہ بات ممکن کر دکھائی۔ اس نے اپنے فضل سے ایسا تصرف کیا کہ وہاں کے اخبارات ریڈیو اور ٹیلی ویژن اسٹیشنوں نے میرے اس دورہ میں اتنی دلچسپی لی اور انہوں نے میری پریس کانفرنسوں اور تقریروں کی خبروں کو نمایاں طور پر اس کثرت سے شائع اور نشر کیا کہ وہ پیغام جو میں لے کر وہاں گیا تھا وہاں کے کروڑوں انسانوں تک پہنچ گیا۔ یہ پیغام نہ صرف اس عاجز کے الفاظ میں بلکہ اس عاجز کی آواز میں پہنچا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اسلام کا پیغام اور یہ انتباہ کہ اگر وہ اسلام قبول نہیں کریں گے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انذاری پیشگوئی کے بموجب ان کا تیسری عالمگیر جنگ میں تباہ و برباد ہونا یقینی ہے وہاں اکثریت کے کانوں تک پہنچا دیا گیا ہے۔ اور اس طرح ان پر اتمام حجت ہو گئی ہے۔

اس ضمن میں حضور نے خدا کی تائید و نصرت کے بعض بیّن نشانوں کا ذکر کرتے ہوئے مسجد کوپن ہیگن کے افتتاح، پریس کانفرنسوں ریڈیو اور ٹیلی ویژن انٹرویو اور استقبالیہ تقاریب میں تقاریر سے متعلق نہایت ایمان افروز واقعات بیان فرمائے جو سامعین کے لئے ازحد ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئے۔ مثال کے طور پر حضور نے بتایا کہ جب ایک نمائندے نے مجھ سے پوچھا کیا آپ کے خیال میں یورپ میں اسلام پھیل جائے گا تو میں نے اسے جواب دیا کہ محض قیاس کا سوال نہیں بلکہ میں اس یقین اور وثوق پر قائم ہوں اور اس بات پر ایمان رکھتا ہوں کہ یورپ میں اسلام غالب آ کر رہے گا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی آئندہ کے متعلق پیشگوئیاں سلسلہ وار پوری ہوتی چلی آ رہی ہیں اور ان کا پورا ہونا اس بات کی بیّن دلیل ہے کہ یورپ میں غلبۂ اسلام کی پیشگوئی بھی پوری ہو گی۔ اور ضرور ہو گی یہ خدائی فیصلہ ہے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اس تقدیر کے پورا ہونے کو روک نہیں سکتی۔

علی الخصوص مسجد کوپن ہیگن کے افتتاح کے تعلق میں بتایا کہ اس کا چرچا صرف ڈنمارک ہی میں نہیں ہوا۔ بلکہ یہ چرچا یورپ کے دوسرے ممالک نیز افریقہ اور مشرق وسطیٰ تک بھی پہنچا۔ چنانچہ مسجد کے افتتاح کی فلم مغربی جرمنی کے تمام ٹیلی ویژن سٹیشنوں سے دکھائی گئی۔ اسی طرح مشرق وسطیٰ کے ایک اسلامی ملک میں بھی ٹیلی ویژن پر اس کی دو بار نمائش ہوئی۔ نیز نائیجیریا میں بھی لوگوں نے مسجد کے افتتاح کے مناظر ٹیلی ویژن پر دیکھے۔ علاوہ ازیں برٹش ریڈیو نے مسجد کے افتتاح کی خبریں نشر کیں۔ ابھی اور ممالک سے بھی اخباروں کے تراشے اور ٹیلی ویژن پر نمائش کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔

احبابِ جماعت کا فرض

حضور نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور فضل و رحمت کے متعدد نشانوں کا پُر زور انداز میں ذکر کرنے کے بعد فرمایا ان خدائی نشانوں کو دیکھ کر ہر احمدی کا سر اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیشہ جھکا رہنا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا بڑے ہی نصیبوں کے وارث ہیں ہم لوگ جیسا ہر وقت اور ہر آن اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے اور اس کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیئے تا کہ وہ اپنے فضلوں کی آئندہ بھی بارش

نئے قلعوں کو بساتا چلا جاتا ہے اور وہ بہت جلد اپنے فضل سے غلبۂ اسلام کی جدوجہد کو پورے طور پر کامیاب و کامران کر دے گا۔ حضور نے فرمایا کہ ایک چھوٹی سی نصیحت کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ جو انسان عاجزی اور تضرع اور نیستی کے مقام کو اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بہت پیار کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا اللہ اور رسول کے لئے مال و دولت عزت و عظمت اور اسی طرح کے تمام دوسرے بتوں کو توڑ پھینک کر اپنے عبودیت کے مقام کو پہچانو تو تب تمہیں معلوم ہو گا کہ تمہارا خدا کتنا پیار کرنیوالا ہے۔

لجنہ اماء اللہ کے سپاسنامہ کے جواب میں حضور کا خطاب

مسجد نصرت جہاں کی غیر معمولی مقبولیت اور افضال الٰہی کی بارش

میرا دل اللہ تعالیٰ کے حضور جذباتِ تشکر سے لبریز ہے جس نے مجھے اس سفر کی اور مسجد نصرت جہاں کے افتتاح کی توفیق بخشی۔ یہ مسجد متعدد وجوہات کی بنا پر بہت اہمیت کی حامل ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اس کے زمانہ میں اس کے منصوبہ کی دعائیں بھی شامل ہو گئیں۔ جب اس کا سنگِ بنیاد رکھا گیا تو بیشمار دعائیں کی گئیں۔ پھر خلافتِ ثالثہ کی دعاؤں سے بھی اس نے وافر حصہ لیا جس رنگ میں اللہ تعالیٰ نے ان دعاؤں کو شرفِ قبولیت سے نوازا وہ بھی فقید المثال ہے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ خدا تعالیٰ نے آسمان سے ہزاروں فرشتوں کو تائید و نصرت کا حکم دے کر نازل کر دیا ہے۔

مسجد نصرت جہاں کے افتتاح کا منظر ہزاروں افراد نے اپنی آنکھوں سے دیکھا زائرین کا سلسلہ ہفتوں جاری رہا۔ لاکھوں کی تعداد میں لوگوں نے خود آ کر اس مسجد کی زیارت کی۔ ڈنمارک کے تقریباً سبھی اخبارات میں اس مسجد کا تذکرہ ہوا بعض اخباروں میں مسجد کی تصویر نمایاں طور پر دی گئی۔ ریڈیو کے ذریعہ اس مسجد کے افتتاح کا تذکرہ لاکھوں لوگوں تک پہنچ گیا ٹیلیویژن پر بھی لاکھوں افراد نے اس مسجد کی افتتاحی تقریب دیکھی۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں اس مسجد کے لئے خاص محبت پیدا کی جس کا نتیجہ یہ کہ اس مسجد کو غیر معمولی طور پر مقبولیت حاصل ہوئی۔ دیکھنے والوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ ایسا عظیم الشان نظارہ پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ اس مسجد کی بدولت لاتعداد لوگ خدائے یگانہ کا پیغام سننے کے لئے آمادہ ہو گئے۔ ڈنمارک کے رہنے والے لاکھوں لوگوں کے دلوں میں اسلام سے واقفیت حاصل کرنے کی جستجو پیدا ہوئی۔ اب تک وہاں پانچ بیعتیں ہو چکی ہیں مشرف باسلام ہونے والوں میں ایک نوجوان کیتھولک فرقے سے بھی تعلق رکھتا ہے۔

حضور نے فرمایا مسجد نصرت جہاں اسم بامسمّٰی ثابت ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ظاہر کر دیا یہ مسجد اہلِ یورپ کی مدد کے لئے قائم ہوئی ہے۔ اس مسجد کے ذریعہ جو نور کی کرنیں پھیلیں گی وہ سب کے دلوں کو منور کرتی چلی جائیں گی حتیٰ کہ لوگ خدائے واحد کو پہچان کر رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے سائے تلے آ جائیں گے اور اس آتشیں تباہی سے محفوظ ہو جائیں گے جو آج دنیا کے سروں پر منڈلا رہی ہے۔

حضور نے فرمایا:-

ہم نے وہاں یہ نظارہ بھی دیکھا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک سے لگے ہوئے درخت اب پھل دے رہے ہیں۔ وہاں کی احمدی مستورات کا ایثار، خلوص اور عقیدت دیکھ کر بھی اللہ تعالیٰ کی حمد بجا لایا۔ وہاں کی احمدی مستورات نے صبح آٹھ بجے سے لے کر رات گیارہ بجے تک روزانہ ہر کام بڑی خوشی سے کیا۔ ایک مشہور نواب کی بیٹی جو احمدی ہو چکی ہے اس کو میں نے کھانا پکاتے اور برتن دھوتے دیکھا۔ وہ بڑی باحیا اور مخلص خاتون تھی اس کو دیکھ کر یہ احساس ہوتا تھا کہ وہ ہر کام اور قربانی کے لئے تیار ہے۔ غرضیکہ وہاں کی احمدی مستورات میں قابلِ رشک روحِ عقیدت، فدائیت اور اخلاص پیدا ہو گیا ہے۔

حضور نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کو سفرِ یورپ کے دوران بارش کی طرح نازل ہوتے دیکھا۔ ہمارے دل اس کے بے پایاں انعامات کے باعث اس کے شکر سے اس قدر لبریز ہیں کہ ہماری زبان اس کا اظہار کرنے سے قاصر ہے۔ افتتاح میں شمولیت کرنے والے ہزاروں لوگ خدائے ذو الجلال کے فضل و کرم کی چادر میں لپٹے نظر آتے تھے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر اور بے شمار حمد کرنی چاہیئے کہ اس نے ہماری ناچیز قربانی اور حقیر کوششوں کو شرفِ قبولیت بخشا۔ میں ایک بار پھر سب احمدی مستورات کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اس دعا کے ساتھ کہ اللہ آئندہ بھی آپ کو بے نظیر قربانیوں کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ اور جب بھی اسلام کی خاطر قربانی پیش کرنے کی ضرورت ہو تو آپ کسی نوع کی قربانی سے بھی دریغ نہ کریں ہمیں عاجزی، تواضع اور انکساری کے مقام کو ہرگز ترک نہیں کرنا چاہیئے کہ ہم میں نہ کوئی علم ہے نہ خوبی ہے اور نہ کوئی تجارت اور مقبولیت ہے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی ہماری نااہلی کے باوجود محض اپنے فضل سے ہمیں نوازتا ہے اور مقام عزت عطا کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر لیتا ہے اور اپنے رب کے پیار جیسی نعمت کو پا لیتا ہے وہ دنیا کی تمام نعمتوں کو پرے پھینک دیتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔

حضور نے فرمایا جب میں نے سفرِ یورپ کا ارادہ کیا تو اس وقت ایک تو زمانہ کی ضرورت جو میرے پیشِ نظر تھی۔ دوسرے احمدی مستورات کی قربانیوں کی مظہر مسجد تھی جس کا افتتاح میرے مدِ نظر تھا لیکن جب میں یہ دیکھتا کہ میں ایک ناچیز بندہ ہوں اور کم مایہ ہوں تو نہ صرف میں نے خود کثرت سے دعا کی بلکہ ساری جماعت نے دعا کی درخواست کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان دعاؤں کو قبولیت عطا فرمائی اور ہم نے اس کی محبت کا ایک جلوہ دیکھا جس کا سرور آج بھی میرا دل محسوس کر رہا ہے اور یہ سرور ہمیشہ قائم رہے گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم میں اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کے نورانی الفاظ سب سے نمایاں حیثیت رکھتے ہیں جب یہ الفاظ میرے سامنے آئے تو میں نے یہ سمجھ لیا کہ اگرچہ میں ایک ناچیز بندہ ہوں لیکن جس ہستی سے میرا تعلق ہے وہ تو قادرِ مطلق ہے اس نے مجھ سے وعدہ کر لیا کہ اس سفر میں وہ میری تائید و نصرت کرے گا۔ لہٰذا میں نے خدا کے فضل اور برکتوں کے وعدے کے ساتھ اس سفر کا ارادہ کیا لیکن خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم جس کثرت کے ساتھ نازل ہوئے وہ میرے تصور سے بالا تھے۔ اس سفر کے دوران میں نے جماعت احمدیہ کے فدائی اور مخلص احباب کی عقیدت کو دیکھا، نیز اس الٰہی تصرف کا نظارہ بھی کیا کہ دشمنانِ اسلام نے میری باتوں کو شوق اور توجہ سے سنا اور اگرچہ یہ تمام باتیں ان کے عقائد کے خلاف تھیں لیکن انہوں نے فراخدلی کے ساتھ اپنے اخباروں میں انہیں نمایاں جگہ دی۔ کروڑوں انسانوں نے اپنے کانوں سے میری آواز کو سنا اور میری صورت کو دیکھا۔ اگر ہم کروڑوں روپے بھی خرچ کرتے تو اشاعتِ اسلام کا اس قدر کام نہ ہو سکتا جو اس سفر میں باحسن و خوبی انجام پذیر ہوا۔ اس سفر میں اللہ تعالیٰ کے فضل کا یہ عظیم الشان نشان دیکھ کر اگر ہم اپنا سارا مال اور اپنے جذبات اور حرکتوں کا ہر پہلو بھی خرچ کر دیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں ہو سکتا ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیئے اور آئندہ اپنی نسلوں کے دلوں میں بھی محبتِ الٰہی کا جذبہ راسخ کرنا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے انعام کے مقابلہ میں ہماری قربانیاں ہیچ ہیں۔ کوپن ہیگن میں مجھ سے سوال کیا گیا کہ جماعت احمدیہ میں آپ کا مقام کیا ہے؟ تو میں نے جواب دیا کہ جماعت احمدیہ اور میں دونوں ایک ہیں اور جب دونوں ایک ہیں تو کسی الگ مقام کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ خدا کے پیارے بندوں کی جماعت میں اگرچہ جسم مختلف ہوتے ہیں لیکن دل ایک ہوتے ہیں۔ ان میں کوئی انتشار اور اختلاف نہیں ہوتا۔ ہم سب خدا کے فضل سے ایک ہیں۔ جب میں خدائے تعالیٰ کے انعام و اکرام کو بارش کے قطروں کی طرح نازل ہوتے دیکھتا تو میں کہتا کہ اے خدا یہ فضل تو نے مجھ پر نہیں بلکہ ساری جماعت پر نازل فرمائے ہیں کیونکہ جماعت کے جملہ افراد اور خلیفۂ وقت اسلام ہی کے غلبہ کے لئے کوشاں ہیں جب ایک اتحاد اپنے کمال کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم کو کثرت سے نازل فرماتا ہے۔

حضور نے فرمایا نفاق کی وجہ سے قوم پر اللہ تعالیٰ کے فضل کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اور جب کوئی قوم محض اپنے نفاق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے محروم ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ایک دوسری قوم لے آتا ہے جو متحد ہو کر ایثار و قربانی کر سکے۔ سو نفاق سے بچنا چاہیئے۔ کیونکہ نفاق ایک شیطانی حملہ ہے۔ اور اگر شیطان اپنے حملے میں کامیاب ہو جائے تو آسمانوں کا رب یہ کہتا ہے کہ اب میرا فضل بھی تم پر ختم ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس آزمائش سے محفوظ رکھے اور خدا نہ کرے کہ اس کے پیار کی نگاہ بدل جائے۔ یہ وہ خوف ہے جو ہر مومن کے دل میں ہونا چاہیئے خدائے تعالیٰ رحیم و کریم ہے ہمیں امید ہے کہ وہ آئندہ بھی ہمیں اپنے فضل اور رحم سے نوازے گا۔

"الحق" کی ناحق گوئی

رسالہ الحق حیدر آباد کے مضمون کا مدلّل جواب

(۲)

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مولوی فاضل، انچارج احمدیہ مسلم مشن حیدرآباد

مضمون نگار "فکر و نظر" کے تحت آگے بیان کرتے ہیں

"پمفلٹ میں ہدایت کی جگہ چھٹانی مدارج کی غیر صحیح اصطلاح بھی استعمال کی گئی ہے۔ یہ بھی عجمی اور غیر اسلامی تصور ہے۔"

اس فقرے کے ساتھ ہی مضمون نگار خود ہمارے روحانی مدارج اس طرح گننے لگے ہیں کہ "ختم نبوت کے بعد تین مدارج باقی رہ جاتے ہیں صالحیت، شہادت اور صدیقیت"

گویا کہ ایک ہی فقرے میں ایک ہی بات کا انکار بھی اور اقرار بھی پایا جاتا ہے۔

اس فقرے کے پہلے حصہ میں لفظاً روحانی مدارج کو غیر صحیح اصطلاح اور عجمی اور غیر اسلامی تصور کیا گیا اور دوسرے حصہ میں ہدایت کے چار مدارج یعنی صالحیت، شہادت، صدیقیت اور ختم نبوت گنوائے گئے ہیں۔ سچ ہے۔ دروغ گو را حافظہ نباشد۔

خاکسار نے اپنے پمفلٹ میں لکھا تھا کہ "گذشتہ انبیاء کی اتباع کے نتیجہ میں ان کے متبعین صدیق، شہید اور صالح کے روحانی مدارج تک ہی پہنچ سکتے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الآیہ والذین آمنوا باللہ ورسلہ اولٰئک ھم الصدیقون والشھداء عند ربھم (الحدید ع ۲) یعنی "اور جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں وہ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید کا درجہ پانے والے ہیں"۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کاملہ اور فنا فی الرسول ہونے کے نتیجہ میں "انسان نہ صرف صدیق، شہید اور صالح بن سکتا ہے بلکہ وہ نبوت کے مقام پر بھی فائز ہو سکتا ہے یہ اعزاز اور یہ مقام صرف اور صرف خاتم النبیین و افضل المرسلین سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے حصہ میں آیا ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین (النساء ع ۹) یعنی جو لوگ بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین میں۔ مذکورہ دونوں آیتوں کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دیگر انبیاء کی نسبت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے اتنا بلند و بالا مقام عطا فرمایا ہے کہ آپ کی کامل اتباع اور پیروی کے نتیجہ میں انسان مقام نبوت کا بھی مستحق ہو سکتا ہے

اس حقیقت بیانی کی تردید میں صاحب فکر و نظر نے قرآن و حدیث سے کسی قسم کے استدلال کے بغیر صرف اتنا ہی کہنے پر اکتفا کیا ہے کہ یہ محض تحریف معنوی اور تاویل الجاہلین و تفسیر بالرائے کی بدترین مثال ہے!!

مضمون نگار خاتم النبیین پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ خاتم النبیین کی تشریح حضرت خاتم النبیین صلعم نے فرما دی ہے جس کا صاف اور واضح مطلب یہ ہے کہ سلسلہ نبوت ختم کر دیا گیا وختم بی النبیون (مسلم) (نقل مطابق اصل ہے) اور ختم ہو گئے مجھ سے پیغمبر۔ قیامت تک اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (صلا)

مذکورہ فقرہ میں مضمون نگار نے خود تحریف معنوی اور تاویل الجاہلین و تفسیر بالرائے کی بدترین کوشش کی ہے۔

سب سے پہلے مندرجہ حدیث کی یہ ترکیب کہ ختم بی النبیون ہی غلط ہے۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ میرے ذریعہ نبیوں نے ختم کیا ہے۔ آپ کے ذریعہ نبیوں نے ختم کیا تو اس سے کیا مراد ہے۔ یہ تو بے مطلب اس ایک فقرہ سے مضمون نگار کی عربی دانی اور دینی علمیت کا پتہ لگ جاتا ہے!

اصل میں حدیث ختم بی النبیون ہے۔ یعنی میرے ذریعہ نبیوں کو ختم کیا گیا ہے۔ اور اس حدیث کا ترجمہ انہوں نے یوں کیا ہے۔ "ختم ہو گئے مجھ سے پیغمبر۔ قیامت تک اب کوئی نبی نہیں آئے گا"۔ اس میں خط کشیدہ فقرہ مضمون نگار کا اپنی طرف سے بڑھایا ہوا ہے اور یہ زائد ترجمہ ان کی تحریف معنوی اور تاویل الجاہلین اور تفسیر بالرائے کی بدترین مثال ہے۔

ختم بی النبیون سے صرف یہی مراد ہے کہ میرے بعد نئی شریعت لے کر کوئی مستقل نبی نہیں آئے گا اور میرے ذریعہ یہ سلسلہ یعنی نبوت تشریعیہ قیامت تک کے لئے ختم کیا گیا ہے۔ چنانچہ مذکورہ حدیث کی تشریح کرتے ہوئے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی تحریر فرماتے ہیں: ختم بہ النبیون ای لا یوجد من یامرہ اللہ سبحانہ بالتشریع علی الناس (تفہیمات الٰہیہ تفہیم ۵۳) یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بایں معنیٰ نبی ختم ہوئے کہ آپ کے بعد کوئی ایسا شخص نہ ہوگا جسے خدا تعالیٰ لوگوں کے لئے صاحب شریعت بنا کر بھیجے۔ علاوہ ازیں حضرت ملا علی القاری، الشیخ الاکبر حضرت محی الدین ابن العربی۔ حضرت سید عبد الکریم جیلانی۔ حضرت امام عبد الوہاب الشعرانی، حضرت امام محمد طاہر، حضرت امام فخر الدین الرازی وغیرھم نے بھی ان ہی معنوں کی تصدیق فرمائی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی صاحب شریعت اور مستقل نبی نہیں آئے گا۔

اپنے زعم میں نبیوں کو ختم کر دینے کے بعد مضمون نگار اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ "پس جو کوئی کسی قسم کی نبوت کا دعوےٰ کرے چاہے وہ ذیلی ہو یا ضمنی۔ ظلی ہو یا بروزی وہ کذاب و ملعون ہے"۔ (صلا)

"اس کے بعد بھی اگر کوئی مسلمان کسی نبی یا رسول کا منتظر ہو اور کسی کو نبی یا رسول مانے تو اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے کہ اس کی مت ماری گئی ہے اور اس کی عقل پر جہالت و گمراہی کے پردے پڑے ہوئے ہیں"۔ (صلا)

ان ہر دو فقرات کی روشنی میں مضمون نگار سے دریافت کیا جاتا ہے کہ

۱۔ کیا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتظار نہیں کیا جا رہا ہے؟

۲۔ اگر واقعی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تشریف لائیں گے تو نبی نہیں ہوں گے؟ خواہ ذیلی ہو یا ضمنی ظلی ہو یا بروزی۔

۳۔ اگر وہ نبی ہوں گے تو کیا بقول آپ کے کذاب و ملعون ہوں گے (نعوذ باللہ)

۴۔ اگر حضرت عیسےٰ کے نزول کے وقت نبی نہیں ہوں گے تو کس کی وکالت ہے کہ آپ سے یہ نعمت چھین لی جائے گی۔ حالانکہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہایت واضح رنگ میں حضرت مسیح کے نزول کے وقت آپ کو نبی کا خطاب دیا گیا تھا (دیکھئے صحیح مسلم)

نیز حضرت امام محی الدین ابن العربی تحریر فرماتے ہیں:

عیسیٰ ینزل فینا حکماً من غیر تشریع وھو نبی بلا شک۔

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۳)

یعنی ہم میں حکم کی صورت میں شریعت کے بغیر نازل ہوں گے جبکہ وہ بلاشک نبی ہوں گے۔

علامہ سیوطی کا قول یوں مرقوم ہے من قال بسلب نبوتہ فقد کفر حقاً کما صرح بہ السیوطی (حجج الکرامہ صفحہ ۴۳) یعنی جو کوئی کہے کہ آنے والے مسیح سے نبوت سلب کی جائے گی وہ یقیناً کافر ہے۔

علاوہ بریں اور بھی کئی اقوال الصالحین ہیں جن سے واضح ہو جاتا ہے کہ آنے والے مسیح موعود نبی ہوں گے

۵۔ جمہور مسلمان حضرت مسیح موعود کے منتظر ہیں کیا بقول مضمون نگار صاحب ان کے سب کی مت ماری گئی ہے اور ان کی عقل پر جہالت و گمراہی کے پردے پڑے ہوئے ہیں!؟

صاحب فکر و نظر لکھتے ہیں:-

"ہر مسلمان جانتا ہے کہ مجدد مبعوث نہیں کئے جاتے بلکہ امت کے تجدیدی کارہائے نمایاں کے تحت ان کو مجدد مانتی ہے!" (صلا)

یہ مضمون نگار کا انوکھا انکشاف ہے کہ مجدد مبعوث نہیں کئے جاتے۔ یہ ان کی عدم علمیت کی اور دلیل ہے۔ شاید انہوں نے سنا ہوگا کہ عدم علم عدم ہستی پر مستلزم نہیں ہے؟ اگر کسی چیز کے متعلق علم نہ ہو تو اس کا اظہار کرنے کے بجائے اس چیز کا ہی انکار کرنا جاہلوں کا طریق ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کی طرف توجہ کو مبذول کراتا ہوں۔

"عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس

کُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُّجَدِّدُ

(سنن ابی داؤد جلد ۲ صفحہ ۲۴۱، مشکوٰۃ مطبع نظامی دہلی ۱۳۶۵ کتاب العلم)

یعنی یقیناً خدا تعالیٰ ہر صدی کے سر پر اس امت کی تجدید کے لئے مجدد کو مبعوث فرماتا رہے گا۔

اس حدیث کی صحت کے متعلق کسی کو انکار نہیں۔ چنانچہ حجج الکرامہ صفحہ ۱۳۳، مرقاۃ الصعود شرح ابی داؤد زیر حدیث ہذا وغیرہ کتب میں درج ہے اتفق الحفاظ علی تصحیحہ یعنی اس حدیث کی تصدیق کی گئی ہے۔

اس حدیث میں نہایت وضاحت سے فرمایا گیا ہے کہ ہر صدی کے سر پر خدا تعالیٰ مبعوث فرماتا ہے۔ اس صورت میں مضمون نگار کا یہ انکشاف کہ مجدد مبعوث نہیں کئے جاتے عقل و نقل اور حدیث ہذا کے بالکل خلاف ہے۔ نیز ان کا یہ کہنا کہ مجدد کے لئے دعویٰ کرنا ضروری نہیں اور ان کے ... دیکھ کر مجتہد ان کو مجدد مانتی ... درست نہیں۔ ہر مجدد دنیا میں یہ دعویٰ کرتا ہے ورنہ عوام کو کس طرح علم ہو سکتا ہے ورنہ عوام کو کس طرح علم ہو جائے کہ اس شخص کو ان اللہ یبعث کے مطابق خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے۔

چنانچہ بطور مثال صرف دو مجددین کے دعوے درج ذیل کرتا ہوں

(۱) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:-

"قَدْ أَلْبَسَنِيَ اللّٰهُ خِلْعَةَ الْمُجَدِّدِيَّةِ" (تفہیمات الٰہیہ) یعنی خدا تعالیٰ نے مجھے مجددیت کی خلعت پہنایا ہے۔

(۲) حضرت امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں "اَنَا الْمُجَدِّدُ" (حجج الکرامہ صفحہ ۱۳۹)

یعنی میں مجدد ہوں۔

ان حقائق کی روشنی میں مضمون نگار کا مذکورہ خیال کہ مجددین کے لئے دعوے کرنے کی ضرورت نہیں باطل ٹھہر جاتا ہے

اسی سلسلہ میں مضمون نگار لکھتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ نے ہر صدی کے سر پہ ایک مجدد کو مبعوث کرنے کا وعدہ فرمایا ہے تو آج قرآن کو نازل ہوئے تقریباً چودہ سو سال ہوتے ہیں۔ چودہ مجددین کے نام گنوائے جا سکتے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کا اپنے آپ کو مجدد کہنا کیسے صحیح اور درست ہو سکتا ہے؟" (ایضاً)

جیسے مضمون نگار کے ازدیاد علم کے لئے مجددین کی وہ فہرست درج ذیل کی جاتی ہے جو سب مسلمانوں کے مسلّم عالم دین نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی کی مشہور تصنیف حجج الکرامہ میں درج ہے:-

پہلی صدی۔ حضرت عمر ابن عبد العزیز
دوسری "۔ حضرت امام شافعی (احمد بن حنبل)
تیسری "۔ حضرت ابو شرح و ابو الحسن شعری۔
چوتھی "۔ حضرت ابو عبد اللہ نیشاپوری قاضی ابو بکر
پانچویں "۔ حضرت امام غزالی
چھٹی "۔ حضرت سید عبد القادر جیلانی
ساتویں "۔ حضرت امام ابن تیمیہ و حضرت خواجہ معین الدین چشتی۔
آٹھویں "۔ حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی
نویں "۔ حضرت امام جلال الدین سیوطی
دسویں "۔ حضرت محمد طاہر
گیارہویں "۔ حضرت مجدد الف ثانی سرہندی
بارہویں "۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
تیرھویں "۔ حضرت سید احمد بریلوی
چودھویں "۔ ور سر مائۃ چہاردہم کہ دہ سال کامل آں زیادہ باقی است اگر ظہور مہدی علیہ السلام و نزول عیسیٰ صورت گرفت پس ایں ہاں مجدد و مجتہد باشند یعنی چودھویں صدی کے سر پر جس کو ابھی پورے دس سال باقی رہتے ہیں۔ اگر مہدی و مسیح موعود ظاہر ہو گئے تو وہ چودھویں صدی کے مجدد ہوں گے۔ (حجج الکرامہ صفحہ ۱۳۹-۱۳۵)

اس فہرست اور چودھویں صدی کے مجدد کی نشاندہی کے بعد مضمون نگار کو کسی قسم کے اعتراض اور الزام تراشی کی گنجائش نہیں ہونی چاہیئے۔

یاد وہ دن جب کہ کہتے تھے یہ سب ارکان دین
مہدیٔ موعود حق اب جلد ہوگا آشکار
پھر وہ دن جب آ گئے اور چودھویں آئی صدی
سب سے اول ہو گئے منکر یہی دیں کے منار

(باقی)

درخواست دعا

مکرم قریشی محمد اکمل صاحب جنرل مرچنٹ گول بازار ربوہ بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

بقا کی خواہش اور اس کی تکمیل کا ذریعہ

وقف جدید میں حصہ لینے والوں کیلئے مژدہ

آئندہ آنے والی نسلوں میں اپنے نام کو اچھے رنگ میں قائم رکھنے کے لئے انسان مختلف طریقے اختیار کرتا ہے۔ مثلاً بعض کنوئیں کھدواتے ہیں۔ بعض یتیم خانے بنوا دیتے ہیں لیکن ہمارے زمانے میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ذریعہ وقف جدید کا جو نظام جاری کیا گیا ہے اس میں شمولیت سے بقا کی خواہش بہترین رنگ میں پوری ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ ایک دفعہ حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

"یاد رکھو کہ خدمت دین کے مواقع بار بار میسر نہیں آیا کرتے۔ نسلیں مٹ جاتی ہیں مگر وہ لوگ جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کے لئے قربانیاں کی ہوتی ہیں ان کے نام زمانہ نہیں مٹا سکتا نہ ثواب کو مٹا سکتا ہے جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والا ہے"

وقف جدید کے وعدہ کنندگان کو مژدہ ہو کہ جن جن دوستوں یا جماعتوں کو ابھی اپنے عہد کی توفیق نہیں ملی ہے وہ ۳۰ر نومبر تک اپنا وعدہ پورا کر دیں۔ تا کہ ان کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں بغرض دعا پیش کیا جا سکے۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

امتحان کتاب "آسمانی فیصلہ"

بتاریخ ۸ر اکتوبر ۱۹۶۷ء

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہو چکا ہے کہ "کتاب آسمانی فیصلہ" کا امتحان مورخہ ۸ر اکتوبر ۶۷ء بروز اتوار ہوگا۔ اب بطور یاد دہانی پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۸ر اکتوبر بروز اتوار کتاب "آسمانی فیصلہ" کا امتحان ہوگا۔ اب کم و بیش ایک ہفتہ باقی ہے۔ امید ہے کہ احباب نے اس کے لئے اچھی طرح تیاری کی ہوگی۔

مقامی جماعتوں کے عہدیداران اور مجالس انصار اللہ خدام الاحمدیہ کے عہدیداران اس بات کی کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ احباب و مستورات اس امتحان میں شامل ہوں۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت تصنیف صرف ۴۰ صفحات پر مشتمل ہے جس کی تیاری کے لئے زیادہ وقت درکار نہیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

بزرگوں سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

قریشی سعید احمد ۶۷/۹/۲۵

رشی نگر کشمیر میں تربیتی و تبلیغی اجلاسات

رپورٹ مرتبہ مکرم محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ حال مقیم رشی نگر کشمیر
(مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ ... برائے تبلیغی دورہ کشمیر)

رشی نگر میں احمدیت | خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ رشی نگر کشمیر کی بڑی جماعتوں میں سے ایک ہے یہاں احمدیت کا نور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں پہنچ چکا تھا اور یہاں کی جماعت کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود کے صحابی بھی یہاں گذرے ہیں۔ چنانچہ مکرم ولی محمد صاحب گنائی کچھ عرصہ قادیان میں حضرت اقدس کی صحبت سے مستفید ہوتے رہے ہیں۔ اسی طرح چار اور افراد مکرم عبد العزیز صاحب پڈر، عبد القدوس صاحب گنائی، محمد خلیل صاحب اور عبد العزیز صاحب گنائی نے قادیان جا کر حضرت مسیح موعودؑ کی دستی بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ یہ تمام بزرگ اب وفات پا چکے ہیں۔ اور رشی نگر ہی میں مدفون ہیں۔

تشہیر جلسہ و تقسیم لٹریچر | جماعت احمدیہ رشی نگر کی مجلس عاملہ نے امیر وفد کے مشورہ سے مقامی طور پر تبلیغی جلسہ کی تاریخ ۱۴ ستمبر مقرر کی تھی۔ چنانچہ ۹ ستمبر کو قریباً سولہ سترہ خدام کو جلسہ کی تشہیر کے لئے تیار کیا گیا دستی لکھے ہوئے متعدد اشتہارات تیار کئے گئے۔ جنہیں خدام نے نہایت ہی محنت و خلوص کے ساتھ ارد گرد کے قریباً بیس دیہات میں پبلک مقامات پر چسپاں کیا اور ہر قریہ میں زبانی منادی بھی کرتے رہے۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہر گروپ کے ساتھ چیدہ چیدہ لٹریچر بھی دیا گیا تا کہ وہ تعلیم یافتہ طبقہ میں تقسیم کریں۔ چنانچہ اس طرح بھی ارد گرد کے تمام دیہات میں تبلیغی اعتبار سے بہت ہی اچھا اثر ہوا۔

مبلغین کی آمد | مورخہ ۱۳ ستمبر کو مبلغین کرام کی سہولت کے لئے چار گھوڑے بمقام نیبل بھیج دیئے گئے۔ کیونکہ سڑک سے تین میل کا فاصلہ پیدل طے کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ امیر وفد محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی کی قیادت میں مبلغین کرام کا وفد نیبل پہنچا۔ وفد کے ساتھ نائب پریذیڈنٹ امیر جناب بابو غلام رسول صاحب یاڑی پورہ اور دیگر متعدد احباب بھی تھے۔ جملہ احباب جو گیارہ افراد پر مشتمل تھے ایک جلوس کی شکل میں درود شریف پڑھتے ہوئے روانہ ہوئے۔ تین میل کا فاصلہ اسی طرح اونچی آواز میں درود شریف کا ورد کرتا ہوا یہ وفد شام کے ساڑھے پانچ بجے رشی نگر پہنچا۔ یہاں کے مقامی احمدیوں نے آبادی سے دو تین فرلانگ باہر جا کر مبلغین کرام کا استقبال روایتی نعروں اور پھولوں کے گجروں سے کیا۔ بعد ازیں مہمانوں کی تواضع چائے وغیرہ سے کی گئی۔

ایک تربیتی اجلاس | ۱۲ ستمبر کی شام بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں ۸ بجے محترم مولانا الحاج بشیر احمد صاحب فاضل کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب مبلغ نے کی اور نظم مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے کشمیری زبان میں پڑھی۔ بعدہٗ تقاریر کا آغاز ہوا۔

قبول احمدیت کے واقعات | سب سے پہلی تقریر مکرم غلام محمد صاحب ابدالی کی ہوئی۔ انہوں نے حال ہی میں یاڑی پورہ کے جلسہ کے بعد بیعت کی ہے۔ انہوں نے پہلے اپنا تعارف کرایا کہ میرے والد یاڑی پورہ کے میر واعظ اور پیش امام ہیں چونکہ میرا خاندان دینی پیشہ ہے اس لحاظ سے دینی مطالعہ کا مجھے شوق ہے نزول مسیح کی احادیث میں جو یہ بیان کیا گیا ہے کہ مسیح آ کر صلیب توڑیں گے اور خنزیروں کو قتل کریں گے۔ اس سے مجھے بڑا تعجب ہوتا تھا کہ بھلا ایک مصلح کا یہ کیا کام ہوا۔ پھر مجھے جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ میری ملاقات "جماعت لاہور" (غیر مبائعین) کے ایک فرد سے ہوئی اور ان کے عقائد سے متعارف ہو کر میں نے ۱۹۶۳ء میں امیر غیر مبائعین کی بیعت کر لی کشمیری زبان میں اپنی اس دلچسپ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے ابدالی صاحب نے بیان کیا کہ نبوت تو خدا تعالیٰ کی ایک رحمت ہے۔ اس کا دروازہ کیسے بند ہو سکتا ہے خصوصاً حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں تو یہ انعامات جاری ہیں خود بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ ؎

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں اور کشوف والہامات کثرت غیب پر مشتمل ہیں تو پھر آپ یقیناً حسب آیت فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ نبی اور رسول ہیں۔ اور خود مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غیر تشریعی نبوت کو آپ کی زندگی میں شائع کرتے رہے ہیں۔ پس اس اعتبار سے خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور خلافت کو تسلیم کرنے والے ہی حق و صداقت پر ہیں۔ آخر میں ابدالی صاحب نے کہا کہ میں نے احمدیت خدا، رسول اور حضرت مسیح موعودؑ کی رضامندی کے لئے قبول کی ہے اور یہی میرے لئے کافی ہے دنیا یا رشتہ داروں کی ناراضگی یا جائداد وغیرہ کی مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ثابت قدمی عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ دینی خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

عبادت کی اہمیت | دوسری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے عبادت کی اہمیت پر کی۔ انہوں نے آیت يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ تلاوت کرکے بتلایا کہ دین کے لئے سب سے پہلا زینہ عبادت الٰہی ہے حدیث میں آتا ہے الصلوٰۃ معراج المؤمنین کہ نماز مومن کی معراج ہے۔ محترم خادم صاحب نے قرآن مجید کی متعدد آیات اور احادیث سے اپنے مضمون کو نہایت عمدگی سے بیان فرماتے ہوئے آخر میں کہا کہ عبادت الٰہی ہی وہ چیز ہے جس سے دینی اور دنیوی ہر قسم کی برکات حاصل ہوتی ہیں۔

نظام جماعت کی اہمیت | اس موضوع پر تقریر کرتے ہوئے مکرم شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ سرینگر نے جماعت احمدیہ کے طریق اور نظام کی مختلف آیات قرآنیہ سے وضاحت کی اور جماعت کو خصوصاً گذشتہ فسادات کے سلسلہ میں جماعتی نظام کو بہر صورت مد نظر رکھنے کی تلقین کی اور کہا کہ مومن کا کام ہی یہی ہے کہ وہ بڑا دور اندیش ہوتا ہے جیسا کہ قرآن مجید نے فرمایا ہے "وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ"۔

اتحاد و اتفاق | محترم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے آیت قرآنیہ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا کی تشریح کرتے ہوئے صلح و اتحاد پر زور دیا۔ اور اس سلسلہ میں آپ نے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اسوۂ حسنہ اور صحابہ کے نمونہ کو پیش کیا۔ خصوصاً صلح حدیبیہ کی شرائط اور اس کے بعد کے واقعات کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ بسا اوقات صلح میں ایسی شرائط بھی ماننی پڑتی ہیں جو بظاہر ناموافق ہوتی ہیں لیکن اگر خلوص دل سے صلح ہو تو پھر خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ انہیں میں سے بھلائی کے کئی پہلو نکل آتے ہیں۔ فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بھی بعض ایمان افروز واقعات اس سلسلہ میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ اصل اتحاد کے لئے جب تک کہ پورا تعاون اور ایثار و قربانی نہ ہو تب تک اس کا قیام ممکن نہیں۔

صدارتی خطاب | محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے اپنے صدارتی خطاب میں سورۃ "التین" کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین تقویم میں پیدا کرنے کے ثبوت میں موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام اور خود حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود کو پیش فرمایا ہے۔ فاضل مقرر نے اس سورۃ کی لطیف پیرایہ میں تفسیر کرتے ہوئے بتلایا کہ انسان جب اپنا "مقام انسانیت" نہیں پہچانتا تو اسفل سافلین میں اس کا شمار ہوتا ہے اور وہ انعام الٰہی کھو دیتا ہے۔ جیسا کہ بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰ کے بعد گراں قدر انعامات کو کھو دیا جو نبوت کی صورت میں جاری تھے۔ اس زمانہ میں بھی حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت بھی آپ کی تعلیمات کو بھول بیٹھی ہے۔ اس لئے خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے تا کہ آپ دوبارہ انسان کو اس کے صحیح مقام تک پہنچائیں۔ اور یہ خدا کا فضل ہے اور یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کو قبول کرنے کی توفیق دی۔ اس کے ساتھ صاحب صدر نے خدا تعالیٰ پر یقین کامل رکھنے، مصائب و مشکلات میں ثابت قدم رہنے اور مرکز سے دائمی وابستگی سے متعلق مفید نصائح پر اپنی تقریر کو ختم کیا۔ بعدہٗ دعا ہوئی اور رات ساڑھے دس بجے یہ تربیتی اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

تبلیغی اجلاس

حسب اعلان رشی نگر تبلیغی جلسہ پبلک کا گیارہ بجے مورخہ ۱۴ ستمبر کو ہونے والا تھا۔ پہلے خیال تھا کہ گورنمنٹ سنٹرل سکول کے احاطہ میں اجلاس ہو۔ مگر پھر اس لحاظ سے کہ جلسہ دلچسپ تر ہو گی اور سامعین کو تکلیف نہیں اس لئے عید گاہ میں خدام نے بڑی محنت سے اسٹیج اور گیٹ وغیرہ تیار کئے کیونکہ وہاں سایہ دار درخت بھی تھے اور سارا پلاٹ گراسی (Grassy) ہے۔

تھا۔ لیکن پھر بعض قانونی مجبوریوں کی وجہ سے ہمیں یہ اجلاس مسجد احمدیہ ہی میں منعقد کرنا پڑا۔ اس وجہ سے جلسہ کی کارروائی کے آغاز میں وقت مقررہ سے ڈیڑھ گھنٹہ کی تاخیر ہوگئی

جلسہ کی حاضری جماعت احمدیہ یاڑی پورہ۔ کنی پورہ، شورت کے علاوہ آسنور کے احباب بھی کثیر تعداد میں ٹھیک بارہ بجے جلوس کی صورت میں بلند آواز سے "صل علیٰ نبینا صل علیٰ محمد" وغیرہ درود شریف پڑھتے ہوئے جلسہ میں شمولیت کے لئے عین جلسہ سے کچھ دیر پہلے آ گئے۔ محترم مولانا سمیع اللہ صاحب فاضل بھی اس جلوس کے ہمراہ تشریف لائے۔ احباب جماعت کے علاوہ قریبی دیہات کے متعدد غیر احمدی حضرات بھی شامل جلسہ ہوئے۔ چنانچہ رام نگری۔ چک رام نگری۔ چک رشی نگر۔ خیری پورہ مانڈوجن۔ دہیلا۔ بٹشی پورہ۔ چک مسجد کانجی وولر۔ کاپرن۔ لکڑی پورہ۔ آرٹیجن پوش ہامہ اور پاندرسن وغیرہ گاؤں سے بھی غیر احمدی حضرات نے آکر بڑی دلچسپی سے جلسہ کی کارروائی کو سنا اور بڑا اچھا اثر لے کر گئے۔

جلسہ کی کارروائی مورخہ ۳ ستمبر بروز اتوار ٹھیک ساڑھے بارہ بجے دن رشی نگر کے تبلیغی جلسہ کی کارروائی کا آغاز محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل امیر وفد کی زیر صدارت ہوا۔ قرآن مجید کی تلاوت پہلے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے کی پھر مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب نے۔ اس کے بعد عزیز طاہر احمد ابن سید غلام احمد شاہ صاحب مبلغ سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدا الانوار کا" نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ نظم کے بعد تقاریر کا پروگرام شروع ہوا۔

جلسہ کی غرض وغایت سب سے پہلے مکرم سید غلام احمد شاہ صاحب مبلغ جماعت احمدیہ رشی نگر نے جلسہ کی غرض و غایت پر کشمیری زبان میں روشنی ڈالتے ہوئے بتلایا کہ جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم ہم سب کے لئے بابرکت ہے اس زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک نائب ہم میں ہماری اصلاح کے لئے آئے ہیں۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ تمام دنیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح عظمت و شان کو پہچانے اور آپ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو۔ اسی غرض کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے پاس مرکز سے پانچ مبلغین کو روانہ فرمایا ہے۔ پس اس اجلاس کا مقصد یہی ہے کہ ہم صحیح اسلامی تعلیمات کو اپنائیں۔

اس تعارفی تقریر کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم کی ایک نظم "نبی جی تم پہ ہو اسلام" نہایت ہی عمدہ آواز میں پڑھ کر سنائی جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے

سیرت النبی صلعم اس موضوع پر تقریر کرتے ہوئے مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول پیش کیا کہ "کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰن" اسی طرح تعلق باللہ، اپنے مشن کے لئے بے مثال ایثار و قربانی کا ذکر نہایت ہی عمدہ پیرایہ اور ایمان افروز واقعات سے کیا۔ فاضل مقرر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور روحانی فیضان پر روشنی ڈالتے ہوئے بتلایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ حاصل کیا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے نور سے حاصل کیا آپ کا الہام بھی ہے کہ "کل برکۃ من محمد فتبارک من علّم وتعلّم"۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فیضان قیامت تک جاری ہے۔ اب کوئی شخص قرب الٰہی نہیں پا سکتا جب تک کہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی نہ اختیار کرے۔

تقریر کے بعد مکرم سعید احمد صاحب ڈار نے کشمیری نظم کے کچھ اشعار پڑھے ان کے بعد مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے اُس نظم کو جو خود اُن کی اپنی لکھی ہوئی ہے عمدگی سے پڑھ کر سنایا۔

"میں نے احمدیت کیوں قبول کی" مکرم غلام احمد شاہ ابدالی نے اپنے قبول احمدیت کے واقعات کشمیری زبان میں بیان کئے۔ سب سے پہلے اپنا تعارف کرایا۔ اور پھر کہا کہ احمدی احباب نے مجھے بہت ہی محبت اور حلیمی سے مطالعہ کی طرف بار بار توجہ دلائی۔ اور کہا کہ مجھ پر اس چیز نے بہت ہی اثر کیا ہے کہ غیر احمدی علماء لالچ میں پھنسے ہوئے ہیں اور اگر آج اسلام کی خدمت کوئی خلوص دل سے کر رہے ہیں تو وہ صرف احمدی ہیں۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے اُنہوں نے کہا کہ میں نے ۱۹۶۲ء میں جماعت احمدیہ لاہور "(غیر مبائعین)" میں شمولیت اختیار کی۔ لیکن مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ حضرت مرزا صاحب ظلی نبی ہیں۔ اور یہ کہ جماعت احمدیہ لاہور کا عقیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے مطابق نہیں ہے۔ اور غیر مبائعین نے اپنے اقتدار کی خاطر خلافت جیسی عظیم الشان نعمت اور برکت کو جس کے زیر سایہ وہ لوگ چھ سال تک رہ چکے ہیں ٹھکرا دیا ہے ان تمام امور کی تحقیق کے بعد میں نے بیعت خلافت کر لی۔

ابدالی صاحب کی اس تقریر کے بعد مکرم ماسٹر عبدالسلام صاحب ذوق نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک نظم سنائی جس کا پہلا مصرعہ ہے "ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلا ہو"

اسلام اور امن عالم مکرم مولانا سمیع اللہ صاحب فاضل مبلغ بمبئی نے "اسلام اور امن عالم" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج چاروں طرف سے امن کے قیام کے لئے آوازیں اُٹھ رہی ہیں اور اس کے لئے مادہ پرست سب سے پہلے مذہب کو ختم کرنا چاہتے ہیں حالانکہ کبھی کسی مذہب نے بدامنی کا حکم نہیں دیا۔ جب بھی امن برباد ہوا ہے تو وہ انسان ہی کے ہاتھوں برباد ہوا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے "ظَہَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا کَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ" یعنی خشکی اور تری میں ہر جگہ جو فساد برپا ہوا ہے وہ خود انسانوں کے اپنے ہاتھوں ہوا ہے۔ فاضل مقرر نے اس سلسلہ میں اسرائیل کی جارحانہ کارروائیوں اور عرب ممالک کا تفصیلاً ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک طرف انگریزوں نے اسرائیل کو عربوں کی سرزمین پر لا بسایا تو دوسری طرف انہوں نے عربوں کو حکومت ترکی کے خلاف اکسایا اور پھر عرب میں چھوٹی چھوٹی الگ الگ حکومتیں قائم کر کے اُن کے اتحاد کو پارہ پارہ کر دیا نتیجہ موجودہ عرب اسرائیل کی جنگ کی صورت میں برآمد ہوا۔ پس انسان کے ہاتھوں ہی یہ بدامنی ہوئی۔ آج دنیا میں اگر کوئی امن قائم کر سکتا ہے تو وہ صرف مذہب اسلام ہے اگر یہ خیال ہو کہ مسلمان آج کمزور ہیں وہ کیسے امن قائم کر سکتے ہیں؟ اس صورت میں ہم یہی کہیں گے کہ جس طرح صحابہ کرامؓ باوجود بے سروسامان ہونے کے کامیاب ہوئے اسی طرح آج کے دور میں بھی ہوگا۔

خصوصیات احمدیت خاکسار محمد کریم الدین شاہد نے اس موضوع پر تقریر کرتے ہوئے تمام اہل قبلہ بالخصوص تمام مسلمانوں اور جماعت احمدیہ میں عقائد و اعمال کے اعتبار سے جو نمایاں امتیازات تھے وہ بیان کئے۔ چنانچہ حقیقی توحید کا قیام۔ زندہ خدا کا زندہ ثبوت پیش کرنا۔ قرآن مجید کی حقیقی عظمت کا قیام۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان خاتم النبیین۔ نظام خلافت، مرکزیت اور بیت المال کا قیام۔ جماعت احمدیہ کی منظمیت اور تبلیغ و اشاعت دین اسلام زمین کے کناروں تک اور اسی طرح مذہبی رواداری جیسی چیدہ چیدہ خصوصیات بیان کیں جن کو حاضرین نے دلچسپی سے سنا

صدر جلسہ کا خطاب صدر جلسہ محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے درود شریف پڑھ کر اس کی حقیقت نہایت ہی لطیف پیرائے میں بیان فرمائی اور فرمایا کہ ہم درود شریف میں وہ نعمتیں طلب کرتے ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی اولاد کو ملیں۔ وہ نعمتیں کیا تھیں؟ قرآن مجید کہتا ہے ولقد ارسلنا نوحًا وابراھیم وجعلنا فی ذریتھما النبوۃ۔ لیکن آج علماء کہتے ہیں کہ یہ نعمتیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد کو نہیں مل سکتیں۔ حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ صرف پچھلے رسولوں کے سردار ہیں بلکہ آئندہ کے بھی سردار ہیں اور یہی وہ آپ کا بلند مرتبہ ہے جو پہلے کسی نبی کو نہیں ملا۔ فاضل صدر نے اس سلسلہ میں معراج کی حقیقت پر بھی تفصیلاً روشنی ڈالی اور فرمایا کہ بڑی تعجب کی بات ہے کہ لوگ ایک طرف مصلح کی ضرورت بھی محسوس کرتے ہیں اور دوسری طرف کہتے ہیں کہ اب کوئی (مصلح یا نبی) نہیں آسکتا۔ آپ نے قرآن مجید کے علاوہ "وواگیتا" کے شلوک پڑھ کر بتلایا کہ ہر ایسے دور میں مامورین و مصلحین آیا کرتے ہیں جو تاریکی کا دور ہو۔ فاضل مقرر نے بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ انسان کو حقیقی تسکین خدا تعالےٰ سے تعلق ہی کے نتیجہ میں ملتی ہے اور انہی چیزوں کو درود شریف میں بیان کیا گیا ہے۔ اور درود شریف ہی کی برکتوں میں سے ایک برکت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرتؐ کی غلامی میں آپ کا فرزند بنا کر دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہے۔ پس آج دل کا سکون اور شانتی خدا کی طرف رجوع کرنے ہی سے مل سکتی ہے شانتی روس اور امریکہ نہیں دے سکتے بلکہ خدا کے مامورین ہی کے ذریعہ شانتی مل سکتی ہے۔

صدر جلسہ کے اس پُراثر خطاب کے بعد متعدد دوستوں نے نظمیں سنائیں اور اس عرصہ میں جماعت احمدیہ رشی نگر کی طرف سے جملہ حاضرین جلسہ کی تواضع کی جاتے اور

حسب رواج ناشتہ سے کی جاتی رہی۔ چنانچہ مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے محترم عبدالرحمن صاحب خادم مرحوم کی ایک نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جس کا پہلا شعر تھا سہ

خدائے بے مثال و بے چگوں کی ہے قسم مجھ کو
خدائے واقفِ رازِ دروں کی ہے قسم مجھ کو

خادم صاحب کے بعد مکرم مولوی احد اللہ صاحب ناظر آف یاڑی پورہ نے اپنی تازہ کشمیری نظم ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنائی جو حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پر مشتمل تھی۔ بالآخر بعدہ ٹھیک ساڑھے چار بجے شام جلسہ کی کارروائی کا اختتام ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔

ایک اور تربیتی اجلاس

اسی روز مورخہ ۲۴ ستمبر کی شام بعد نماز مغرب و عشاء ٹھیک آٹھ بجے شب مسجد احمدیہ میں ایک اور تربیتی جلسہ کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت مکرم عبدالسبحان صاحب گنائی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رشی نگر نے کی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم محمد عبداللہ صاحب ٹیلر نے کی اور مکرم حبیب اللہ صاحب گنائی نے ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم کی ایک نظم نہایت ہی عمدہ آواز و طرز میں پڑھ کر سنائی۔ نظم کا عنوان تھا "جوگی کی صدا"

اس اجلاس کی سب سے پہلی تقریر مکرم سید احمد صاحب ڈار جنرل سیکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ کشمیر نے کی۔ اُنہوں نے رشی نگر کے خدام کو اس بارے میں سراہتے ہوئے کہ اُن میں جذبۂ اطاعت پایا جاتا ہے کہا کہ دراصل اطاعت ہی کے ذریعہ بہتر ڈسپلن قائم ہوتا ہے جسم انسانی کے نظام کی مثال لاتے ہوئے اُنہوں نے اپنے بیان کی مزید وضاحت کی اور کہا کہ مبلغین کرام کی آمد سے ہمیں پورا پورا فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس اجلاس کی جملہ تقاریر کشمیری زبان میں ہوئیں۔

دوسری تقریر مکرم بابو غلام رسول صاحب نائب پراونشل امیر نے کی۔ آپ نے نظام جماعت کی اہمیت کو نہایت پُر اثر انداز میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح جسم کا ایک گندہ عضو بقیہ جسم کو بھی خراب کر دیتا ہے اسی طرح جماعت کے ایک فرد کی کمزوری سے بھی تمام جماعت پر اثر پڑتا ہے۔ اسی طرح آپ نے تربیت اولاد کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی اور رشتہ و ناطہ سے متعلق مفید نتائج اور

کارآمد مشوروں پر اپنی تقریر ختم کی۔

تیسرے نمبر پر مکرم ماسٹر عبدالسلام صاحب لون قائد مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر نے جلسے کے ایام میں خدام کی کوشش کو سراہا اور دعا کی درخواست کی کہ خدا تعالیٰ ہم تمام خدام کو ہمیشہ اسی طرح خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔

ان کے بعد مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک پراونشل سیکرٹری امور عامہ نے آیت کریمہ وتعاونوا علی البر والتقوٰی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان کی تلاوت کر کے کہا کہ اٹھارہ سال پہلے کشمیر کی جماعتیں مرکز سے بالکل کٹ گئی تھیں لیکن رفتہ رفتہ پھر مرکز سے ہمارا تعلق ہوا۔ اور اب یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص توجہ ہماری طرف ہوئی اور مبلغین کرام کا وفد دو ماہ کے لئے بھیجا گیا۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے انہوں نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ ایک شکریہ کا ریزولیوشن حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ارسال کیا جائے جس کو تمام صوبائی عہدیداروں نے منظور کر لیا۔ مکرم ٹاک صاحب نے تنظیم سے وابستہ رہنے کی تلقین نہایت مؤثر انداز میں بیان کی۔ اور کہا کہ عملی اعتبار سے اگر ہم دنیا کے لئے ایک نمونہ بن جائیں تو ہمیشہ ہم روحانی انعامات کے وارث رہیں گے۔

پانچویں تقریر جماعت احمدیہ خورت کے ایک نو احمدی دوست مکرم غلام حسن صاحب ڈار کی ہوئی۔ اُنہوں نے اپنی قبول احمدیت کے دلچسپ واقعات دوستوں کو سنائے۔ اور کہا کہ بظاہر میرے حالات احمدیت کے قریب آنے والے نہیں تھے۔ کیونکہ میں وہاں کی مسجد کا پیش امام تھا۔ اور کئی لوگوں کو میں نے احمدیت سے روکا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے محض اپنے فضل سے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی چنانچہ اس سلسلہ میں انہوں نے اپنی ایک خواب بھی بتلائی جس کی بناء پر انہوں نے احمدیت قبول کی۔

اس دلچسپ تقریر کے بعد مکرم مولوی عبدالواحد صاحب فاضل نے تقریر کرتے ہوئے سورۃ فاتحہ کی نہایت ہی عمدہ اور لطیف تفسیر بیان کی۔ اس کے بعد نماز کی اہمیت بتلاتے ہوئے کہا کہ سب اعمال میں سے افضل نماز ہی ہے۔ اس پر استقلال ہونا چاہیئے اور پنج وقتہ نمازیں روزمرہ ادا کی جانی چاہئیں۔ اسی طرح محترم مولوی صاحب موصوف نے لغو باتوں سے احتراز کرنے اور چندوں میں باقاعدگی اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہوئے اپنی تقریر ختم کی۔

آخر میں صدر جلسہ مکرم عبدالسبحان صاحب گنائی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رشی نگر نے نہایت شستہ کشمیری میں مختلف اسلامی امور کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ یہ ہماری خوش قسمتی اور خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ مبلغین کرام دُور دور سے ہمارے پاس بھیجے گئے ہیں۔ ان سے کما حقہ فائدہ اُٹھانا ہمارا فرض ہے۔

بعد ازیں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے بھی مختصر اردو میں رشتہ ناطہ سے متعلق جماعت کے دوستوں کو مفید نصائح فرمائیں۔ اور اس کے بعد دعا ہوئی اور رات کے دس بجے یہ تربیتی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

آسنور میں تربیتی اجلاس

رشی نگر سے واپسی پر چونکہ اکثر عہدے داران پراونشل انجمن آسنور کے لئے روانہ ہوئے تھے جن میں وہاں مقیم مولانا سمیع اللہ صاحب فاضل مبلغ کے علاوہ مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل بھی تھے اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مورخہ ۲۴ ستمبر کو بعد نماز مغرب محترم مولانا سمیع اللہ صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد ہوا۔ مکرم محمد حسین صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اور مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جس کا پہلا شعر تھا ؎

کانِ حق سے دُرِّ نایاب جو پایا ہم نے

بعدہٗ تقاریر کا آغاز ہوا۔ اس اجلاس کی سب سے پہلی تقریر مکرم بابو غلام رسول صاحب نائب پراونشل امیر کی تھی جس میں انہوں نے احمدیوں کے فرائض اور تنظیمی ذمہ داریوں کی طرف احباب جماعت کو نہایت عمدہ پیرایہ میں توجہ دلائی اور اسلامی فلسفۂ حیات پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے جملہ احباب سے رسبات کی اپیل کی کہ وہ مبلغین کرام سے زیادہ سے زیادہ تعاون کریں اور اُن سے بیش قدر مستفیض استفادہ کریں۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک پراونشل سیکرٹری امور عامہ نے کی۔ اُنہوں نے جماعت کو مقامی بزرگان سلف کی یاد دلا کر اُن پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو نبھانے کی تلقین کی اور کہا کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک شکریہ کی قرارداد مبلغین کرام کے بھیجنے کے سلسلہ میں پاس کر کے ارسال کریں۔ اور آخر میں پھر اُنہوں نے جماعت کو ایک نیک اور عملی طور پر مثالی حیثیت اختیار کرنے کی تلقین کی۔

آخر میں صدر جلسہ مکرم مولانا سمیع اللہ صاحب فاضل نے صوبائی عہدیداران کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے جماعت کو مفید ہدایات اور مشوروں سے نوازا ہے بعد دعا اور اجلاس کی کارروائی بخیر و خوبی ختم ہوئی۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ یہاں کی پراونشل انجمن کے جملہ عہدیداران کو بہترین رنگ میں خدمات دینیہ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرماوے اور ہمیشہ جماعتوں میں بیداری قائم رہے۔ آمین۔

یہ مت خیال فرمائیے

اگر آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پرزہ نہیں مل سکتا اور وہ پرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ تو آپ فوری خط لکھیئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ کیجئے کار یا ٹرک پیٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزہ جات دستیاب ہوتے ہیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ نمبر ۱

Auto Traders No 16 Mangoe Lane Calcutta-1

فون نمبر :-
23-1652
23-5222

تار کا پتہ :-
Auto centre

شورت کنی پورہ کشمیر میں پانچ افراد کی بیعت

اور مقام شورت میں ایک کامیاب تبلیغی جلسہ

منجانب مولوی شیخ حمید اللہ مبلغ سلسلہ احمدیہ سرینگر بتوسط نظارت دعوۃ و تبلیغ

یہ خدا کا فضل و احسان ہے کہ مکرم و محترم انچارج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل کی قیادت میں اسلام آباد ضلع میں جہاں دیگر مقامات پر جلسوں کے علاوہ تبلیغی و تربیتی امور سر انجام پا رہے ہیں۔ وہاں شورت کنی پورہ کی جماعتیں اپنے ارد گرد کے علاقہ جات میں تبلیغی امور انفرادی طور پر اور وفود کی صورت میں اہم رنگ میں بجا لا رہی ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تربیتی امور میں بھی ... [illegible] ... صاحب بیعت کی جا چکی ہے۔ ایک سی روح پیدا ہو گئی ہے اور غیر احمدی احباب کے رجحانات بھی اس طرف مبذول ہو رہے ہیں چنانچہ ۲ ستمبر کو غیر احمدی احباب کی خواہش پر بمقام شورت غیر احمدی محلہ میں بعد نماز مغرب ایک جلسہ زیر صدارت مکرم انچارج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم غلام محمد صاحب نے کی اور نظم عزیز عبد الرشید صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے پڑھی پہلی تقریر سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عزیز بشیر احمد صاحب شتاق متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے کی۔ آپ نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات سے یہ ثابت کیا کہ انسان کی زندگی کے ہر شعبہ کے لئے آپ کا اسوہ حسنہ قابل تقلید ہے۔ اور آپ کی کامل پیروی کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مقام نبوت حاصل کیا۔ اس کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب ظفر نے اپنی تیار کردہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

دوسری تقریر مکرم ماسٹر عبد الرحیم صاحب شمس نے موجودہ مشکلات کا واحد حل صرف احمدیت ہے کے موضوع پر کی۔ دوران تقریر میں آپ نے فرمایا کہ دنیا اس وقت مختلف قسم کے مصائب میں مبتلا ہو چکی ہے۔ اور طرح طرح کے عذاب نازل ہو رہے ہیں اور سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار کی وجہ سے ہی ہو رہا ہے۔ اس کے بعد ماسٹر نذیر احمد صاحب ڈار نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔

تیسری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے کی۔ آپ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قرآن کریم احادیث شریف اور اقوال سلف الصالحین سے ثابت کیا۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں اور مخالفین کی ناکامیوں کو بیان کرتے ہوئے بڑے احسن طریق سے حضور کی صداقت کو ثابت کیا۔

چوتھی تقریر خاکسار نے وفات مسیح کے موضوع پر کی۔ خاکسار نے قرآن کریم آیات اور تاریخ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو ثابت کیا اور بتایا کہ آنے والا مسیح حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے وجود میں مسیح موعود و مہدی موعود بن کر آ گیا ہے اور اسلام کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے عین وقت پر آیا ہے۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ایک زمانہ تھا کہ عیسائی مسلمانوں کو عیسائیت میں دھڑا دھڑ داخل کر رہے تھے لیکن آج خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیروؤں نے عیسائیت کی ناک میں اسلام کا جھنڈا گاڑ کر جگہ بجگہ مساجد اور مشن قائم کئے ہیں۔ خاکسار نے کہا کہ حیات مسیح کا عقیدہ نہیں بلکہ عیسائیوں کا ہے اور عیسائیوں نے اپنی ہوشیاری سے اسلام میں داخل کر کے اسلام کو مٹانا چاہا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی۔ اور عین وقت پر اپنے مامور کو بھیج دیا۔ اور مامور ربانی نے دجالی طلسم کو پاش پاش کر دیا اور عیسائیت شکست پر شکست کھا رہی ہے۔ خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم غلام حسن صاحب ڈار نے کشمیری زبان میں مکرم غلام نبی صاحب شاک ناظر کی تیار کردہ ایک تبلیغی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

آخر میں صدر جلسہ نے حاضرین کو مخاطب کیا اور تبلیغی و تربیتی ہر دو پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ثابت کیا وہاں آپ نے احباب جماعت کو اعمال صالحہ بجا لانے اور نظام خلافت سے وابستہ رہنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک تعلیم پر چلنے اور اپنے اہل و عیال اور اپنے ہمسائیوں اپنے گاؤں اپنے علاقہ میں اس پاک تعلیم کو رائج کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے صحابہ کرام اور اولیاء کرام کے بھی چیدہ چیدہ واقعات سے سامعین کو محظوظ کیا۔ مولوی صاحب موصوف نے جہاں مردوں کو مخاطب کیا وہاں مستورات کو بھی اپنی زریں نصائح سے نوازا۔ کیونکہ اس جلسہ میں مستورات بھی شامل تھیں اور پردہ کا انتظام تھا۔ آخر میں صدر جلسہ دعا کے بعد برخواست ہوا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس علاقہ میں تبلیغی فرائض کے علاوہ تربیتی امور کو بھی بہترین طور پر انجام دیا جا رہا ہے۔

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے ہر دو جماعتوں کنی پورہ اور شورت میں نماز جمعہ پڑھائی۔ اور خطبہ میں جلسہ سالانہ قادیان پر جانے کی ہدایت فرمائی۔ اور یہ خدا کا فضل ہے کہ اب صوبائی ممبران کی مجلس عاملہ بھی حرکت میں آ گئی ہے اور بہت دلچسپی لے رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ بہترین نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

شکریہ احباب و درخواست دعا

یہ احقر عرصہ چار ماہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ دو ماہ امرتسر میں ہسپتال میں زیر علاج رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی دن رات مخلصانہ دعاؤں کے طفیل مورخہ یکم ستمبر ۱۹۶۶ء کو صحت یاب ہو کر امرتسر سے دار الامان پہنچ چکا ہے۔

میری اس تشویشناک بیماری کے دوران سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جس شفقت محبت اور ہمدردی اور توجہ سے دعائیں فرمائی ہیں میں حضور پُر نور کے اس احسان عظیم کو بھلا نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا مبارک سایہ ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے۔ آمین۔

سیدی حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے علاوہ دعاؤں کے خاص توجہ فرما کر علاج کروایا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور اپنے خاص الخاص فضلوں سے نوازے آمین۔

میری بیماری کے دوران حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ نے میرے اہل و عیال کا خاص خیال رکھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اپنی برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین

میرے قابل قدر درویش بھائیوں نے جس خلوص اور دلی ہمدردی سے دعائیں فرمائی ہیں اور بیمار پرسی اور تیمارداری کی ہے۔ اس کی مثال دنیا کے کسی کونے میں نہیں مل سکتی یہ احمدیت، درویشی اور ابتلائے نازک ہی کی برکت ہے کہ خالص اسلامی اخوت کا زندہ نمونہ اس پاک بستی میں ملتا ہے۔ میں ان سب بھائیوں کا تہ دل سے شکرگزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنی جناب سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

دیگر احباب جماعت بھی دعائیں فرماتے رہے اور بذریعہ خطوط بیمار پرسی فرماتے رہے میں سب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعائیں بھی کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فضلوں۔ برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

آخر میں درخواست ہے کہ فی الحال کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب کرام اپنی پُر شفقت دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار نے اپنی اہلیہ کو مورخہ ۲۰ کو لال ہسپتال امرتسر میں بسلسلہ زچگی داخل کرایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور صالح اولاد نرینہ سے نوازے اور بخیریت واپس دار الامان لائے۔ آمین

خاکسار منظور احمد گھنوکے

قادیان دار الامان ۲۶/۹/۶۶

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات

(بابت چندہ جلسہ سالانہ)

(۱) "پہلے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق متواتر کئی سالوں سے یہ دیکھا گیا ہے کہ جو جماعتیں شروع سال میں چندہ دیتی ہیں وہ تو دے دیتی ہیں اور جو شروع میں نہیں دیتیں ان کے ذمہ بقایا رہ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارے سالانہ بجٹ کو نقصان پہنچتا ہے اور ان کے ذمہ بھی بعض دفعہ دو دو سال کا چندہ اکٹھا ہو جاتا ہے حالانکہ جلسہ سالانہ کا چندہ ایک ایسی چیز ہے جس کے دینے کا ہمارے ملک میں سالہا سال سے رواج چلا آتا ہے جلسہ سالانہ ایک اجتماع کا موقعہ ہے اور اجتماع کے موقعہ پر ہمارے ملک میں لوگوں کی عادت ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ امداد ضرور کرتے ہیں۔"

(۲) "ہمارا جلسہ سالانہ تمام عرسوں میلوں اور اجتماعوں سے بالکل مختلف ہے۔ اور اس میں حصہ لینا بڑے ثواب کا کام ہے جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ ابھی سے جلسہ سالانہ کا چندہ جمع کرنے کی کوشش کریں کیونکہ ہمارا تجربہ ہے کہ جو جماعتیں جلسہ سالانہ سے پہلے چندہ دے دیتی ہیں تو وہ دے دیتی ہیں اور جو رہ جاتی ہیں وہ رہتی چلی جاتی ہیں۔"

(۳) "پس پہلے تو میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ جلسہ سالانہ کا چندہ جمع کرنے میں دوست ہمت سے کام لیں تاکہ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے پہلے سے انتظام کیا جا سکے۔ اصل میں تو چندہ جلسہ سالانہ سال کے شروع میں ہی دینا چاہیئے کیونکہ اگر اجناس وقت پر خرید لی جائیں تو ان پر بہت کم خرچ آتا ہے"۔

احباب جماعت و عہدیداران کرام سے یہ درخواست ہے کہ وہ اپنے پیارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مندرجہ بالا ارشادات اپنے پڑھیں اور اس کی تعمیل میں اپنی ذاتی اور خاندانی مشکلات مقابلہ پر سلسلہ کی مرکزی مشکلات کو مقدم رکھتے ہوئے ایثار اور قربانی کا نمونہ پیش کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

جملہ امراء صاحبان مبلغین کرام اور سیکرٹریان مال کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ وہ جلسہ سالانہ کی آمد آمد کے باعث ماہ اکتوبر ۱۹۶۷ء کے آخر تک چندہ جلسہ سالانہ کی پوری وصولی کر کے اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہوں۔ تاکہ مرکز کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر جمع ہونے والے مہمانوں کی مہمان نوازی میں دقت پیش نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ احباب جماعت کو سیدنا حضرت اقدس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات پر لبیک کہتے ہوئے فرض شناسی کی عملی توفیق عطا فرمادے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

ناظر بیت المال قادیان

تحریک جدید کے موجودہ مالی سال کا اختتام

۳۱ر اکتوبر ۱۹۶۷ء

تمام احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں گذارش ہے کہ تحریک جدید کے موجودہ مالی سال کا اختتام ہو رہا ہے۔ تمام وعدہ کنندگان کے لئے اب مختصر سا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ جماعتوں کے احباب کا انفرادی طور پر جائزہ لینے سے معلوم ہوا ہے کہ تا حال بعض احباب اس کار خیر میں شامل ہونے سے محروم ہیں۔ ایسے احباب کو خاص طور پر توجہ دلائی جا رہی ہے کہ وہ اپنے وعدوں کی ادائیگی بہرحال ۳۱ر اکتوبر سے قبل ہی فرما کے عند اللہ ماجور ہوں۔ خدا تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ وکیل المال تحریک جدید قادیان

پروگرام دورہ تحریک جدید

مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق مکرم ملک صلاح الدین صاحب نائب وکیل المال تحریک جدید قادیان وصولی چندہ جات تحریک جدید اور مصول وعدہ جات تحریک جدید دورہ کریں گے جملہ عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ مقامی طور پر ان سے پورا پورا تعاون فرماتے ہوئے اس کام میں مدد دیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نمبر شمار	مقام روانگی	تاریخ روانگی	مقام رسیدگی	تاریخ رسیدگی	قیام	کیفیت
۱	قادیان	۴/۱۰/۶۷	بمبئی	۶/۱۰/۶۷	۲ یوم	جمعہ بمبئی ۶/۱۰/۶۷
۲	بمبئی	۸/۱۰/۶۷	بیلگام	۹/۱۰/۶۷	۱ ″	-
۳	بیلگام	۱۰/۱۰/۶۷	نندگڑھ	۱۰/۱۰/۶۷	۱ ″	-
۴	نندگڑھ	۱۱/۱۰/۶۷	دھارواڑ ہبلی	۱۱/۱۰/۶۷	۳ ″	جمعہ ہبلی ۱۳/۱۰/۶۷
۵	ہبلی	۱۴/۱۰/۶۷	شیموگہ	۱۴/۱۰/۶۷	۴ ″	بشمول ساگر و سوربہ
۶	شیموگہ	۱۹/۱۰/۶۷	بنگلور	۱۹/۱۰/۶۷	۳ ″	جمعہ بنگلور ۲۰/۱۰/۶۷
۷	بنگلور	۲۲/۱۰/۶۷	مدراس	۲۳/۱۰/۶۷	۳ ″	-
۸	مدراس	۲۵/۱۰/۶۷	حیدرآباد	۲۶/۱۰/۶۷	۴ ″	بشمول سکندرآباد و حیدرآباد
۹	حیدرآباد	۱/۱۱/۶۷	یادگیر	۱/۱۱/۶۷	۳ ″	جمعہ یادگیر ۳/۱۱/۶۷
۱۰	یادگیر	۴/۱۱/۶۷	تیماپور	۶/۱۱/۶۷	۳ ″	بشمول شولاپور
۱۱	تیماپور	۶/۱۱/۶۷	یادگیر	۶/۱۱/۶۷	۱ ″	-
۱۲	یادگیر	۷/۱۱/۶۷	دیودرگ	۷/۱۱/۶۷	۱ ″	-
۱۳	دیودرگ	۸/۱۱/۶۷	حیدرآباد	۸/۱۱/۶۷	۱ ″	″
۱۴	حیدرآباد	۹/۱۱/۶۷	چنتہ کنٹہ	۹/۱۱/۶۷	۲ ″	جمعہ چنتہ کنٹہ
۱۵	چنتہ کنٹہ	۱۱/۱۱/۶۷	حیدرآباد	۱۱/۱۱/۶۷	-	-
۱۶	حیدرآباد	۱۲/۱۱/۶۷	قادیان	۱۴/۱۱/۶۷	-	-

U.P. کی

تیسری صوبائی کانفرنس شاہجہانپور شہر میں

مورخہ ۴، ۵ر نومبر ۱۹۶۷ء کو منعقد ہوگی

صوبہ اترپردیش کے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تیسری صوبائی کانفرنس انشاء اللہ مورخہ ۴، ۵ر نومبر ۱۹۶۷ء بروز سنیچر و اتوار شاہجہانپور شہر میں منعقد ہوگی۔ احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر کانفرنس کو کامیاب کریں۔

احباب کے قیام کا انتظام احمدی اینڈ کو محلہ بہادر گنج شاہجہانپور میں ہوگا۔ فرم احمدی اینڈ کو شاہجہانپور میں کافی معروف ہے احباب بذریعہ تانگہ یا رکشا بسہولت وہاں پہنچ سکتے ہیں۔

قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ شاہجہانپور کی طرف سے ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق احباب بستر ہمراہ لائیں۔

کانفرنس کے سلسلہ میں جملہ خط و کتابت حسب ذیل پتہ پر کیا جائے۔

بشیر احمد
صدر مجلس استقبالیہ صوبائی کانفرنس
معرفت احمدی اینڈ کو۔ محلہ بہادر گنج
شاہجہانپور۔
(اترپردیش)

بدر میں اشتہار دیکر اپنے کاروبار کو چمکائیں اور خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اُس کی برکتوں کو بھی حاصل کریں کیونکہ اخبار بدر سلسلہ کا اخبار ہے اور سلسلہ کی خدمت اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو کھینچنے والی ہے

الٰہی نوشتوں میں دُنیا کے لئے ایک خوفناک تباہی کی خبر

(بقیہ صفحہ اول)

رجّت الارض رجّا وبُسّت الجبال بسّا فکانت ھباءً منبثّا۔ (واقعہ)

کہ ایک بڑا خطرناک واقعہ آنیوالا ہے جسکے دور ہونے کیلئے کوئی صورت نہ ہوگی وہ واقعہ بعض قوموں کو اوپر اُٹھائے گا اور بعض کو نیچے گرائے گا ایٹمی اور ہائیڈروجن بم سے گولے اور پھٹنے والے گیس اور اسی طرح ہوائی جہازوں کے ذریعے اوپر سے نیچے گرائے جائینگے اور پہاڑ اُڑا دیئے جائیں گے اور وہ ہبا منثورا ہوکر رہ جائیں گے بڑی بڑی سلطنتوں کا نام و نشان نہ رہیگا۔

(۵) قرآن کریم نے اس بڑے عذاب کا ذکر طامة الکبریٰ کے الفاظ سے بھی کیا ہے اور بطشة الکبریٰ سے بھی۔ قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ھذا عذاب الیم ..... یوم نبطش البطشة الکبریٰ انا منتقمون (دخان) کہ تم اس دن کا انتظار کرو جس دن آسمان پر کھلا کھلا دھواں ظاہر ہوگا جو لوگوں پر چھا جائیگا وہ خطرناک اور دردناک عذاب ہوگا ..... اس دن ہم تمکو اپنی ایک بڑی گرفت میں لے لیں گے اور تیرہ بات کھل جائیگی کہ ہم تم سے انتقام لینے والے ہیں۔

اس قسم کے مختلف پیرایوں اور رنگوں میں اس عذاب شدید کا مختلف مقامات میں کثرت سے ذکر کیا گیا ہے کہ ان سب کو دہرانا مشکل ہے۔

موعود اقوام عالم کے ذریعہ انذار

موجودہ زمانہ میں موعود اقوام عالم نے آکر بھی قبل از وقت اسکے متعلق بار بار وارننگ دیکر دنیا کو ہوشیار کرنے کی کوشش کی اور فرمایا کہ وہ سابقہ انبیاء و مقدسوں کی دی ہوئی خبریں بھی اپنی جگہ موجود ہیں اور اب خداتعالیٰ نے ان جلد وقوع میں آنیوالی خبروں کے متعلق از سر نو مجھے اطلاع دیکر فرمایا ہے کہ وہ سب خبریں اب میرے زمانہ میں ظاہر ہونیوالی ہیں اسلئے دنیا کو چاہیئے کہ وہ اپنی کرتوتوں سے جلد توبہ کرکے خداتعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے تو یہ باتیں ٹل سکتی ہیں کیونکہ یہ مشروط بتوبہ ہیں لیکن اگر دنیا نے اپنی روش میں تبدیلی پیدا نہ کی تو ان باتوں کا جلد وقوع میں آنا ضروری ہے اور خداتعالیٰ نے مجھے نئے سرے سے انکی خبر دیکر اتمام حجت کر دی ہے فرمایا:۔

(۱) میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اسکی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبتناک گونج کے ذریعے اپنا چہرہ دکھلائیگا جسکے کان سُننے کے ہوں سُنے

(حقیقة الوحی صفحہ ۲۵۷ ۱۹۰۶ء)

(۲) اہل ہند کے متعلق فرمایا ہے:۔

"میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

(حقیقة الوحی ص ۲۵۷ مطبوعہ ۱۹۰۶ء)

(۳) آپ نے ۱۹۰۸ء میں فرمایا:۔

"دنیا پر طرح طرح کے ابتلاء نازل ہو رہے ہیں زلزلے آرہے ہیں قحط پڑ رہا ہے اور طاعون نے بھی ابھی پیچھا نہیں چھوڑا اور جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دنیا اپنی بدعملی سے باز نہیں آئے گی اور برے کاموں سے توبہ نہیں کریگی تو دنیا پر سخت سخت بلائیں آئیں گی اور ایک بلا ابھی ختم نہیں کریگی کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائیگی آخر انسان نہایت تنگ ہو جائیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیری مصیبتوں کے بیچ میں آکر دیوانوں کی طرح ہو جائیں گے۔" (پیغام صلح)

خداتعالیٰ نے مجھے زلزلة الساعة کی خبر دی ہے اور فرمایا کہ ایک ہولناک نشان ظاہر ہوگا۔ (تذکرہ)

(۴) پھر فرمایا:۔

کرو کچھ فکر ملکِ جاودانی
یہ ملکِ شام جھوٹی ہے کہانی
بسر کرتے ہو غفلت میں جوانی
گنوا دی ہیں یہی تم نے ہے کمائی
خدا کی ایک بھی تم نے نہ مانی!
ذرا سوچو یہی ہے زندگانی
خدا نے اپنی رہ مجھکو بتا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت
دکھاؤ جلد تر صدق و انابت
کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت
کہ یاد آجائیگی جس سے قیامت
مجھے یہ بات مولیٰ نے بتادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

(تبلیغ عام در ثمین ۱۹۰۶ء)

ہندو اور انگریز اور ان کے ساتھی اس بڑی ہولناک گھڑی اور بھونچال اور قیامت کی زد میں پڑے اس کی انتظار کر رہے ہیں۔ یہود حضرت مسیح ناصری علیہ السلام سے محروم رہے۔ ایلیا کی آسمان سے آمد کی انتظار میں پڑے سسک رہے ہیں۔ پھر مثیلِ موسیٰ آیا اور چلا بھی گیا مگر اہل کتاب نے فائدہ نہ اٹھایا۔ پھر مثیل عیسیٰ اور موعود اقوام عالم آیا مگر کسی نے پرواہ نہ کی پھر نیا مجدد آیا اور چلا بھی گیا مگر وہ متوجہ نہ ہوئے۔ بلکہ ان کے مشنوں کو مٹانے کے لئے پورا زور صرف کر دیا۔ اور سابقہ پیشگوئیوں کے مطابق آنے والوں کے قبول کرنے کی بجائے الٹے سے الٹا سلوک کیا۔ اور مقابلہ کرکے اپنے آپ کو سزا کا مستحق ٹھہرا لیا۔ اب اس سزا اور انتقام کا وقت بہت ہی قریب آچکا ہے۔ بتائی سب علامات ظاہر ہو چکی ہیں۔ اور قسمی بلائیں بھونچال اور پھر جنگیں بھی ظاہر ہو چکی ہیں۔ اب تو صرف وہی آخری ہولناک بڑا بھونچال باقی ہے۔ جس کی خبر ان سب کے بعد دی گئی ہے۔ وہ نبیوں اور مقدسوں کے انتقام کی گھڑی ہے جس سے مذہب کا سر بلند ہوگا۔ چنانچہ اب تو مغربی اقوام کے سنجیدہ طبقہ نے خود ہی یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ اگر خداتعالیٰ نے اہل امریکہ پر اپنا عذاب نازل نہ کیا تو اسے لوط کی تباہ شدہ بستیوں عمورہ و سدوم کے بارہ میں معذرت کرنا پڑے گی۔

تشنہ بیٹھے ہو کنارِ جوئے شیریں حیف ہے
سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند ایں وقتِ خوشترم

قصہ چہار درویش تو آپ نے سنا ہوگا اب لیجئے ایک درویش کے چار تحفے خوبصورت پیکنگ میں

سُرمہ درویش
مجرب و نایاب
آنکھوں کی نور

نسخہ کمال حضرت الحاج حکیم مولوی نور الدین صاحب خلیفة المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ درویش حقیقی

آنکھوں کی جملہ امراض ککرے۔ دھند۔ جالا۔ خارش۔ پانی بہنا اور کمزوری نظر کے لئے بے حد مفید ہے آنکھوں کو ٹھنڈا رکھتا ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ۔
قیمت صرف ایک روپیہ فی شیشی شیشے کی سلائی ساتھ میں مفت

علاوہ ازیں

درویش کاجل
بچوں اور عورتوں کے لئے خاص تحفہ!
آنکھوں کی جملہ امراض کے لئے فائدہ بخش ہونے کے ساتھ ساتھ آنکھوں کو روشن اور خوبصورت بناتا ہے۔
قیمت صرف ایک روپیہ
شیشے کی سلائی مفت

درویش امرت
پیٹ کے جملہ امراض ہیضہ۔ بدہضمی۔ قے متلی گیس اور پیٹ درد نیز نزلہ۔ زکام۔ کھانسی۔ سر درد۔ بخار اور سینہ کے دردوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ گویا گھر کا ڈاکٹر ہے۔
قیمت صرف ایک روپیہ شیشے کی سلائی مفت!
ہر گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے

درویش سینٹ
دوستی کا ضامن سپیشل تحفہ!
بھیج اپنے کپڑوں پر لگایئے اور دن سارا دن بھینی بھینی مست کر دینے والی خوشبو آپ محسوس کرتے رہیئے
قیمت صرف ایک روپیہ
شیشے کی سلائی مفت
خوبصورت پیکنگ

مینیجر دواخانہ درویش قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب انڈیا)